عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۵ شمارہ ۴۴

نوادراتِ امیرِ شریعتؒ

قادیانیت سے مجابت کا واقعہ

مرزائی اسرائیلی فوج میں

خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ

تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا

دورہ تفسیر قرآن

مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ دروازہ ، لاہور، پاکستان

انشاء اللہ تمام اسباق

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا

محمد اجمل قادری

دامت برکاتہم

استاذ العلماء حضرت مولانا

حمید الرحمٰن عباسی

دامت برکاتہم

پڑھائیں گے۔

نوٹ:- داخلہ کے لیے موقوف علیہ تک کی تعلیمی استعداد ضروری ہے — کالج کے طلباء کے لیے ایف اے پاس ہونا ضروری ہے — داخلہ کے خواہشمند طلباء بذریعہ خط شرائط کوائف رابطہ فرمائیں

المشتہر:- ناظم انجمن خدام الدین، شیرانوالہ دروازہ، لاہور۔ فون ۶۲۴۹۸۰

ہفت روزہ

کراچی

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۵ | ۱۷ تا ۲۳ شعبان المعظم ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۷ تا ۲۳ اپریل ۱۹۸۷ء | شمارہ ۴۴

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۹۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز — ۴۲۵ روپے
افریقہ — ۳۷۵ روپے
یورپ — ۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا — ۳۷۵ روپے
جاپان۔ ملائشیا — ۳۷۵ روپے
سنگاپور — ۳۷۵ روپے
چاپانا — ۳۷۵ روپے
فی جی۔ نیوزی لینڈ — ۳۷۵ روپے
آسٹریلیا — روپے
خلیجی ممالک — روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب۔ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — محمد صادق صدیقی
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلور کوٹ — حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
جھنگ — غلام حسین
ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ — چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی — قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا — ہدایت اللہ
بارباڈوس — اسماعیل قاضی
کینیڈا — آفتاب احمد
سوئٹزرلینڈ — اے کے انصاری
ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا
برطانیہ — محمد اقبال
اسپین — راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک — محمد ادریس
ناروے — میاں اشرف جاوید
افریقہ — محمد زبیر افریقی
ماریشش — محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس — عبدالرشید ترگ
بنگلہ دیش — محی الدین خان

صدائے ختم نبوت

گستاخِ رسولؐ قادیانی مشروب ساز فیکٹری کا بائیکاٹ شروع ہوگیا

ملتان مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ شروع ہوگیا ہے۔ اس سلسلہ میں متعدد مقامات سے خبریں موصول ہو چکی ہیں۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ضلع جھنگ میں نواں جنڈانوالہ اور ڈگیوالہ ضلع لیہ کے سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کروڑ لعل عیسن میں قادیانی مصنوعات خاص طور پر شیزان جو قادیانی گستاخ (رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کی مشروب ساز فیکٹری ہے، کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔ ان شہروں کے غیور مسلمانوں نے یہ فیصلہ کرکے ایک طرف اگر قادیانی تبلیغ میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ہے۔ تو دوسری طرف سرکار دو عالم، تاجدار ختم نبوت حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بے پناہ عشق و محبت کا مظاہرہ بھی کیا ہے۔ ہم ان شہروں کے غیور عوام اور تاجر حضرات کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ان کے کاروبار میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزا قادیانی کو نہ صرف مجدد، مہدی، مسیح، نبی مانتے ہیں بلکہ ان کا عقیدہ اور ایمان ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام لے کر امام الانبیاء، تاجدار ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے بھی خدا کے برگزیدہ پیغمبر و رسول تشریف لائے۔ ان سب کی ارواح مرزا قادیانی میں حلول کر چکی ہیں۔ اور مرزا قادیانی ان سب کا بروز ہے۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں قادیانی اپنے پیشوا مرزا قادیانی کا یہ الہام پیش کرتے ہیں۔ احمد جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء (مرزا قادیانی اللہ کا بہادر نبیوں کے حلوں میں) نیز وہ مرزا قادیانی کا یہ شعر بھی پیش کرتے ہیں ؎

آدم نیز احمد مختار — در برم جامۂ ہمہ ابرار

یعنی میں آدم ہوں اور احمد مختار بھی اور مجھے آدم علیہ السلام سے لے کر جتنے بھی رسول اور نیکوکار گزرے ہیں ان سب کا پیغمبری اور تقویٰ و طہارت کا لباس پہنا دیا گیا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اسی لیے مرزا قادیانی کہتا ہے ؎

میں کبھی آدم، کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں — نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

حتیٰ کہ ایک غلطی کا ازالہ جو مرزا قادیانی کی ایک چھوٹی سی تصنیف ہے اس میں وہ بدبخت اور شیطان لعین کا چیلہ یہ بکواس کرتا ہے کہ قرآن کریم کی اس آیت کریمہ محمد رسول اللّٰہ والذین معہٗ کا مصداق میں ہوں۔ (العیاذ باللہ)

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری سچی کتاب ہے جسے حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا۔ مرزا قادیانی ملعون و مرتد قرآن کریم کے بارے میں یہ بکواس کرتا ہے کہ "یہ میرے منہ کی باتیں ہیں" توبہ توبہ

خانہ کعبہ، ارض حرم اور حج کا جو قادیانی تصور ہے وہ بھی امت مسلمہ کے خلاف ایک الگ تصور ہے۔ مثلاً ان کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے دعوائے نبوت کے بعد "مکے اور مدینے کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو چکا ہے" قادیان ہی اب "ارض حرم" ہے۔ سالانہ جلسہ ان کا "حج" ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کا اس سلسلہ میں مشہور شعر ہے۔ ؎

زمین قادیاں اب محترم ہے — ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

ایک طرف تو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک برتری کا دعویٰ دوسری طرف تمام برنام اللہ کے برگزیدہ پیغمبروں کی شان میں گستاخی اور توہین کا ارتکاب یہ مرزا قادیانی کا زندگی بھر وطیرہ رہا ہے۔ ایسے میں کوئی بھی باغیرت مسلمان اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ ایسے گستاخانِ رسول ؐ ٹولے کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات قائم کرے۔ ان کے ساتھ لین دین کرے یا ان کی تجارت کو فروغ دیکر قادیانیت کی تبلیغ میں ممد و معاون بنے۔

قادیانیوں کے ہاں زکوٰۃ، صدقہ، خیرات وغیرہ کا تصور نہیں بلکہ ان کی جگہ دسویں حصے کا تصور ہے۔ ملک میں جو بھی قادیانی فرمیں ہیں وہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ اپنے مرکزی فنڈ میں جمع کراتی ہیں۔ جہاں وہ قادیانیت کی تبلیغ اور مسلمانوں کو مرتد بنانے پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اسی فنڈ سے پاکستان اور عالم اسلام کے خلاف سازشیں کی جاتی ہیں، اسی سے ایسا لٹریچر شائع کیا جاتا ہے۔ جس میں قرآن پاک میں لفظی و معنوی تحریف ہوتی ہے۔

ایسے میں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ قادیانی فرموں کا بائیکاٹ کر کے اسلامی غیرت اور دینی حمیت کا ثبوت دے۔ جس شخص کے مقدر میں اللہ تعالیٰ نے جتنا رزق لکھ دیا ہے وہ اسے ہر حال میں مل کر رہے گا۔ رزق حلال کے بے شمار ذرائع موجود ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ وہ ذرائع اختیار کریں۔ دشمنان رسول کریم ؐ اور مخالفین امت مسلمہ سے لین دین نہ کریں۔

ہر شہر یا قصبے میں ڈرگ کارنروں، جوس سنٹروں، دکانداروں اور تاجر حضرات کی انجمنیں بنی ہوئی ہیں۔ وہاں کے علماء کرام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں اور کارکنوں کو ایسے دکاندار حضرات سے رابطہ قائم کرنا چاہیے، جو قادیانی گستاخان رسول ؐ کی مصنوعات فروخت کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں معززین تاجر حضرات سے بھی رابطہ قائم کر کے انہیں اس مسئلہ کی طرف متوجہ کیا جا سکتا ہے وہ بھی مسلمان ہیں، ان کے دلوں میں بھی عشق رسول ؐ موجزن ہے، ان میں بھی غیرت اسلامی موجود ہے، بس ان کو توجہ دلانے کی ضرورت ہے وہ ان شاء اللہ خود بخود قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں گے۔

یہاں ہم اس بات کی وضاحت کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ گزشتہ دنوں قادیانی گستاخان رسول ؐ کی مشروب ساز فیکٹری شیزان نے اپنے ڈیلر حضرات کا اجلاس بلایا تھا۔ جس میں اس مسئلے پر غور کیا گیا تھا کہ ہفت روزہ ختم نبوت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نیز آل پاکستان مرکزی مجلس عمل شیزان کے بائیکاٹ کی مہم چلا رہے ہیں۔ اس پر شیزان کے مالکان نے یہ تاثر دیا کہ کراچی کی ایک فرم احمد والوں کی اور ہماری مصنوعات چونکہ ایک جیسی ہیں۔ اور وہ غیر احمدی (یعنی مسلمان) ہیں اس لیے ہمارے خلاف یہ مہم انہوں نے چلائی ہے۔ یہ اسی طرح کا جھوٹ ہے جس طرح مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت۔ احمد والوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ شیزان کے خلاف مہم چند ماہ پہلے مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے فیصلے کے تحت شروع ہوئی۔ اس مہم سے تقریباً ایک سال پہلے ہفت روزہ ختم نبوت کے کارکنوں نے اور شعبۂ اشتہارات نے رسالہ میں اشتہار کے لیے احمد والوں سے رابطہ قائم کیا تھا تو انہوں نے اشتہار دینے سے معذوری ظاہر کی۔ اس کا ظ سے ہمیں احمد والوں کے خلاف ہونا چاہیے لیکن ہمارا مقصد کسی مسلمان کی بگڑی اچھانا ہرگز نہیں۔ ہماری اس مہم سے اگر احمد والوں کو، ہمدرد دواخانہ یا پاکس اور جیتر والوں کو فائدہ پہنچا ہے تو ہر مسلمان کو اس سے خوشی ہوگی، کیونکہ یہ فرمیں مسلمانوں کی ہیں اور مسلمانوں کا سرمایہ مسلمانوں کے ہی کام آئے گا۔

ہمارے ہاں ایسے افراد بھی موجود ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ قادیانیوں کی مصنوعات کے لیے تو بائیکاٹ کی مہم چلائی جا رہی ہے جبکہ یہاں یہودیوں اور عیسائیوں کی مصنوعات کھلے عام فروخت ہو رہی ہیں۔ ان کے بائیکاٹ کی مہم کیوں نہیں شروع کی گئی۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ کوئی یہودی یا عیسائی اپنے آپ کو یہ نہیں کہتا کہ میں مسلمان ہوں، جبکہ قادیانی دھوکہ سے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ اور حضور تاجدار ختم نبوت حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک مسند پر مرزا قادیانی جیسے بدکردار، بد اطوار، بدگفتار کو بٹھاتے ہیں۔ جو کسی سچے مسلمان کے لیے ناقابل برداشت ہے۔

اگر ہم اپنے ماں باپ کی توہین یا گستاخی برداشت نہیں کر سکتے بلکہ لڑنے مرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ ماں باپ کے رشتے سے کہیں زیادہ ارفع و اعلیٰ ہے۔ ماں باپ کا رشتہ صرف دنیا میں کام آنے والا ہے جبکہ نبوت کا رشتہ دنیوی اور اخروی زندگی دونوں میں کارآمد اور فائدہ مند ہے۔ اس لیے جو ٹولہ یا گروہ ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دشمن ہے۔ شریعت اور غیرت دونوں کا تقاضا ہے کہ ہم اس گروہ کا مکمل بائیکاٹ کریں اس سے اللہ تعالیٰ بھی خوش اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوش۔

ہمیں اُمید ہے کہ تمام مسلمان قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کر کے، اسلامی حمیت، دینی غیرت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سچے عشق و محبت کا بھرپور ثبوت پیش کریں۔

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِیٌّ۔

(رواہ الترمذی وابوداود والدارمی کذا فی المشکوٰۃ وبسط فی تخریجہ صاحب الاتحاف)

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ مسلمان کے علاوہ کسی ساتھ مصاحبت اور ہم نشینی نہ رکھ اور تیرا کھانا غیر متقی نہ کھائے۔

فائدہ:۔ اس حدیث پاک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آداب ارشاد فرمائے۔ اول یہ کہ ہم نشینی اور نشست و برخاست غیر مسلم کے ساتھ نہ رکھ۔ اگر اس سے کامل مسلمان مراد ہے تب تو مطلب یہ ہے کہ فاسق فاجر لوگوں کے ساتھ مجالست اختیار نہ کر۔ دوسرے جملہ میں چونکہ متقی کا ذکر ہے اس سے اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔ نیز اس سے بھی تائید ہوتی ہے کہ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نہ داخل ہوں تیرے گھر میں مگر متقی لوگ (کنز)

اور اگر اس سے مطلقاً مسلمان مراد ہے تو مطلب یہ ہے کہ کافروں کے ساتھ بے ضرورت مجالست اختیار نہ کی جائے، اور ہر صورت میں تنبیہ مقصود ہے اچھی صحبت اختیار کرنے پر، اس لیے کہ آدمی جس قسم کے لوگوں میں کثرت سے نشست و برخاست رکھا کرتا ہے اسی قسم کے آثار آدمی میں پیدا ہوا کرتے ہیں۔ اسی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد ہے جو ابھی گذرا، کہ تیرے گھر میں متقیوں کے علاوہ داخل نہ ہوں، یعنی ان سے میل جول ہوگا تو ان کے اثرات پیدا ہوں گے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ صالح ہم نشین کی مثال مُشک بیچنے والے کی ہے کہ اگر اس کے پاس بیٹھا جائے تو وہ تجھے تھوڑا سا مشک کا ہدیہ بھی دے گا، تو اس سے خرید بھی لے گا، اور دونوں باتیں نہ ہوں تو پاس بیٹھنے کی وجہ سے مُشک کی خوشبو سے دماغ معطر رہے گا (اور فرحت پہنچتی رہے گی) اور بُرے ساتھی کی مثال لوہار کی بھٹی کے پاس بیٹھنے والے کی ہے کہ اگر اس کی بھٹی سے کوئی چنگاری اُڑ کر لگ گئی تو کپڑے جلا دے گی اور یہ بھی نہ ہو تو بدبو اور دُھواں تو کہیں گیا ہی نہیں (مشکوٰۃ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ آدمی اپنے دوست کے مذہب پر ہوا کرتا ہے لہٰذا اچھی طرح غور کرے کہ کس سے دوستی کر رہا ہے (مشکوٰۃ) مطلب یہ ہے کہ پاس بیٹھنے کا اور صحبت کا اثر بے ارادہ رفتہ رفتہ آدمی میں سرایت کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ آدمی اس کا مذہب بھی اختیار کر لیا کرتا ہے۔ اس لئے پاس بیٹھنے والوں کی دینی حالت میں اچھی طرح سے غور کر لینا چاہیے۔ بددینوں کے پاس کثرت سے بیٹھنے سے بددینی آدمی میں پیدا ہوا کرتی ہے۔ روز مرہ کا تجربہ ہے کہ شراب پینے والوں کے، شطرنج کھیلنے والوں کے پاس تھوڑے دن کثرت سے اٹھنا بیٹھنا ہو تو یہ مرض میں لگ جاتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جس سے اس چیز پر قدرت ہو جائے اور دوارین کی خیر کا سبب ہو۔ اللہ کا ذکر کرنے والوں کی مجلس اختیار کر، اور جب تو تنہا ہوا کرے تو جس قدر بھی ہو سکے اللہ کے ذکر سے اپنی زبان کو حرکت دیتا رہا کر اور اللہ کے لیے دوستی کر اور اسی کے لیے دشمنی کر، (مشکوٰۃ) یعنی جس سے دوستی یا دشمنی ہو وہ اللہ ہی کی رضا کے واسطے ہو، اپنے نفس کے واسطے نہ ہو۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ جس کی مصاحبت اختیار کرے اس میں پانچ چیزیں ہونا چاہییں۔ اول صاحب عقل ہو، اس لیے کہ عقل اصل راس المال ہے، بیوقوف کی مصاحبت میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس کا مآل کار وحشت اور قطع رحمی ہے حضرت سفیان ثوریؒ سے تو یہ بھی نقل کیا گیا احمق کی صورت کو دیکھنا بھی خطا ہے۔

دوسری چیز یہ ہے کہ اس کے اخلاق اچھے ہوں کہ جب آدمی کے اخلاق خراب ہوں تو وہ عقل پر بسا اوقات غالب آجاتے ہیں۔ ایک آدمی سمجھدار ہے، بات خوب سمجھتا ہے لیکن غصہ، شہوت، بخل وغیرہ اس کو اکثر عقل کا کام نہیں کرنے دیتے۔

تیسری چیز یہ ہے کہ وہ فاسق نہ ہو، اس لیے کہ جو شخص اللہ جل شانہ سے بھی نہ ڈرتا ہو اس کی دوستی کا کوئی اعتبار نہیں، نہ معلوم کس جگہ کس مصیبت میں پھنسا دے۔

چوتھی چیز یہ ہے کہ وہ بدعتی نہ ہو کہ اس کے تعلقات سے بدعت کے ساتھ متاثر ہو جانے کا اندیشہ رہے۔ اور اس کی نحوست کے متعدی ہونے کا خوف ہے بدعتی اس کا مستحق ہے کہ اس سے تعلقات اگر ہوں تو منقطع کر لیے جائیں، نہ یہ کہ تعلقات پیدا کیے جائیں۔

پانچویں چیز یہ ہے کہ وہ دُنیا کمانے پر حریص نہ ہو کہ اس کی صحبت سم قاتل ہے۔ اس لیے کہ طبیعت تشبہ اور اقتداء پر مجبور ہوا کرتی ہے اور مخفی طور پر دوسرے کے اثرات لیا کرتی ہے (احیا) حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی ہے کہ پانچ آدمیوں کے ساتھ نہ رہنا، ان سے بات بھی نہ کرنا حتیٰ کہ راستہ چلتے ہوئے ان کے ساتھ راستہ بھی نہ چلنا۔

ایک فاسق شخص کہ وہ تجھے ایک لقمہ بلکہ لقمہ سے کم میں فروخت کر دے گا۔ میں نے پوچھا ایک لقمہ سے کم میں فروخت کرنے کا کیا مطلب؟ فرمایا کہ ایک لقمہ کی امید پر وہ تجھے فروخت کر دے گا

باقی ص۸ پر

اُمّ المومنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

تحریر: قاضی محمد اسرائیل، مانسہرہ

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کا نام ہند کنیت ام سلمہ اسی کنیت پر زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے والد کا نام حذیفہ اور بعض کے نزدیک سہیل تھا اور ماں کا نام بالاتفاق عاتکہ بنت عامر تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح ان کے چچا زاد بھائی حضرت ابو سلمہ عبد اللہ بن اسد رضی اللہ عنہ سے ہوا (جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے) اعلان نبوت کے بعد جلد ہی یہ دونوں میاں بیوی اسلام لے آئے اور سب سے پہلے ان دونوں نے حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی پھر مکہ مکرمہ میں دونوں واپس آئے اور مدینہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا۔ ان کے بارے میں عجیب واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ جب ابو سلمہؓ نے اونٹ پر کجاوہ باندھا، اور حضرت بی بی ام سلمہؓ اور اپنے فرزند کو کجاوہ میں سوار کر دیا۔ مگر جب اونٹ کی نکیل پکڑ کر حضرت ابو سلمہؓ روانہ ہوتے تو حضرت ام سلمہؓ کے میکے والے بنو مغیرہ دوڑ پڑے اور ان لوگوں نے کہا کہ ہم اپنے خاندان کی اس لڑکی کو ہرگز ہرگز مدینہ نہیں جانے دیں گے۔ اور زبردستی ان کو اونٹ سے اتار لیا۔ یہ دیکھ کر حضرت ابو سلمہؓ کے خاندانی لوگوں کو بھی طیش آگیا اور ان لوگوں نے غضب ناک ہو کر کہا کہ تم لوگ ام سلمہؓ کو محض اسی بنا پر روکتے ہو کہ یہ تمہارے خاندان کی لڑکی ہے تو ہم اس کے بچے سلمہؓ کو ہرگز ہرگز تمہارے پاس نہیں رہنے دیں گے اس لیے کہ یہ بچہ ہمارے خاندان کا ایک فرد ہے یہ کہہ کر ان لوگوں نے بچہ کو اس کی ماں کی گود سے چھین لیا۔ مگر حضرت ابو سلمہؓ نے ہجرت کا ارادہ ترک نہیں کیا، بلکہ بیوی اور بچہ دونوں کو چھوڑ کر تنہا مدینہ منورہ چلے گئے۔ حضرت ام سلمہؓ اپنے شوہر اور بچہ کی جدائی پر صبح سے شام تک مکہ کی پتھریلی زمین میں کسی چٹان پر بیٹھی ہوئی تقریباً سات دن تک زار و قطار روتی رہیں

ان کا یہ حال دیکھ کر ان کے ایک چچا زاد بھائی کو ان پر رحم آگیا۔ اور اس نے بنو مغیرہ کو سمجھا بجھا کر یہ کہا کہ آخر اس مسکینہ کو تم نے اس کے شوہر اور بچے سے کیوں جدا کر رکھا ہے۔ تم لوگ کیوں نہیں اس کو اجازت دے دیتے۔ کہ وہ اپنے بچے کو ساتھ لیکر اپنے شوہر کے پاس چلی جائے۔ بالآخر بنو مغیرہ اس پر رضامند ہو گئے کہ یہ مدینہ چلی جائے پھر ابو سلمہؓ کے خاندان والے بنو الاسد نے بھی بچہ کو حضرت ام سلمہؓ کے سپرد کر دیا۔ اور حضرت ام سلمہؓ بچہ کو گود میں لے کر اونٹ پر سوار ہو گئیں اور اکیلی مدینہ کو چل پڑیں مگر جب مقام تنعیم میں پہنچیں تو عثمان بن طلحہؓ سے ملاقات ہو گئی جو کہ مکہ کے مانے ہوئے ایک نہایت ہی شریف انسان تھے انہوں نے پوچھا اے ام سلمہؓ کہاں کا ارادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنے شوہر کے پاس جا رہی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے ساتھ کوئی دوسرا نہیں ہے۔ حضرت ام سلمہؓ نے درد بھری آواز میں جواب دیا کہ نہیں، میرے ساتھ اللہ اور میرے اس بچے کے سوا کوئی نہیں ہے۔ یہ سن کر عثمان بن طلحہؓ کی رگ شرافت پھڑک اٹھی اور انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم میرے لیے یہ زیب نہیں دیتا کہ تمہاری جیسی اک شریف زادی اور ایک شریف انسان کی بیوی کو تنہا چھوڑ دوں یہ کہہ کر اونٹ کی مہار اپنے ہاتھ میں لے لی اور پیدل چلنے لگے، حضرت ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں نے عثمان بن طلحہ سے زیادہ شریف کسی عرب کو نہیں پایا۔ جب ہم کسی منزل پر اترتے تو وہ الگ کسی درخت کے نیچے لیٹ جاتے اور میں اپنے اونٹ کے پاس سو رہتی پھر روانگی کے وقت جب میں اپنے بچہ کو گود میں لے کر اونٹ پر سوار ہو جاتی تو وہ اونٹ کی مہار پکڑ کر چلنے لگتے اسی طرح انہوں نے مجھے قبا تک پہنچا دیا اور وہاں سے وہ مکہ کو چلے گئے کہ اب تم چلی جاؤ تمہارا شوہر اسی گاؤں میں ہے۔ چنانچہ ام سلمہؓ اس طرح خیریت سے مدینہ منورہ پہنچ گئیں۔ پھر یہ دونوں میاں بیوی مدینہ منورہ میں عافیت کے ساتھ رہنے لگے حضرت ابو سلمہؓ کو اللہ تعالیٰ نے ام سلمہؓ سے چار بچے عطا فرمائے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ایک لڑکے کا نام عمر اور دوسرے کا نام سلمہ (انہی کے نام سے والدین کی کنیت مشہور ہوئی) اور ایک لڑکی کا نام درہ اور دوسری کا زینب تھا۔ حضرت ابو سلمہؓ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ غزوہ احد میں بازو پر ایک زخم آیا۔ ایک مہینہ تک اس کا علاج کرتے رہے زخم اچھا ہو گیا۔ یکم محرم الحرام ۴ھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو سلمہؓ کو ایک سریہ کا امیر بنا کر روانہ فرمایا، ۲۹ روز کے بعد واپس ہوئے واپسی کے بعد وہ زخم پھر جاری ہو گیا اسی زخم سے ۸ جمادی الاخری ۴ھ میں انتقال فرمایا۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ایک بار میرے شوہر ابو سلمہؓ گھر میں آئے اور کہا کہ آج میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سن کر آیا ہوں جو میرے نزدیک دنیا اور مافیہا سے زیادہ محبوب ہے وہ یہ کہ جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ انا للہ پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا مانگے اللّٰھم عندک احتسب مصیبتی ھذہ اللھم اخلفنی فیھا بخیر منھا (اے اللہ! میں تجھ سے اپنی اس مصیبت میں اجر کی امید رکھتا ہوں اور اے اللہ تو مجھ کو اس کا نعم البدل عطا فرما) تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کو اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔ (رواہ مسلم والترمذی وابوداؤد والنسائی)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ابو سلمہؓ کے انتقال کے بعد یہ حدیث مجھ کو یاد آئی جب دعا پڑھنے کا ارادہ کیا تو یہ خیال آیا کہ مجھ کو ابو سلمہؓ سے بہتر کون ملے گا مگر چونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا۔ اس لیے پڑھ لیا۔ چنانچہ اس کا یہ ثمرہ ظاہر ہوا کہ عدت گزرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کا

پیام دیا۔ جن سے دنیا میں کوئی بہتر نہیں۔ ۴ھ شوال کے آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ام سلمہؓ کا نکاح ہوا۔ اس وقت ان کی عمر چھبیس ۲۶ سال تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر چھپن سال زیادہ تھی۔ سات سال کا عرصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں گذارا ان سے تین سو اٹھتر ۳۷۸ احادیث مروی ہیں۔ حضرت علامہ حافظ ابن قیم نے لکھا ہے کہ اگر حضرت ام سلمہؓ کے فتاویٰ جمع کیے جائیں جو انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد دیے ہیں۔ تو ایک رسالہ مرتب ہو سکتا ہے۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فضل و کمال حسن و جمال فہم و فراست عقل و دانائی مسلم تھی۔ چنانچہ حدیبیہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو ہدی ذبح کرنے اور حلق کرانے کا تین بار حکم دیا، مگر کسی نے نہ ہدی ذبح کی اور نہ سر منڈایا۔ حضرت ام سلمہؓ کو جب خبر ہوئی تو فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ اس صلح سے بہت افسردہ دل ہیں۔ آپؐ کسی سے کچھ نہ فرمائیں آپؐ اپنی ہدی ذبح کریں اور حلق کرالیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہدی ذبح کرنا تھا کہ صحابہ کرامؓ نے فوراً اپنے اپنے جانوروں کو ذبح کر لیا۔ اور حلق بھی کرالیا۔ یہ مشکل عقدہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رائے اور مشورہ سے حل ہوا۔ ان کے بہت سے فضائل ہیں۔ اگر جمع کیے جائیں تو کتاب بن جائے گی۔ بہرحال یہ فہم و فراست علم و عمل حدیث و فقہ میں ماہر تھیں۔

بقیہ: فضائل صدقات

پھر اس کو وہ چیز بھی جس کی اُمید تھی نہ دے (محض امید پر فروخت کر دے)

۲۔ بخیل کے پاس نہ جانا کہ وہ تجھ سے ایسے وقت میں تعلق توڑ دے گا جب تو اس کا محتاج ہو۔

۳۔ جھوٹے کے پاس نہ جانا کہ وہ بگ (دھوکہ) کی طرح سے قریب کو دور اور دور کو قریب ظاہر کرے گا۔

۴۔ احمق کے پاس کو نہ گذرنا کہ وہ تجھے نفع پہنچانا چاہے گا اور نقصان پہنچا دے گا۔

۵۔ قطع رحمی کرنے والے کے پاس کو نہ گذرنا کہ میں نے اس پر قرآن پاک میں تین جگہ لعنت پائی ہے۔ (روض)

ادارۃ القرآن کراچی کے چند علمی شاہکار

فقہ حنفی کا اہم ترین ماخذ
المبسوط للسرخسی
• جدید خصوصیات کا حامل پہلا ایڈیشن
• ہر حصے کے ساتھ تفصیلی فہرست کا اضافہ
• ہر جلد میں پوری جلد کی اجمالی فہرست
• ہر حصے کے آخر میں متعلقہ کتب و ابواب کا تذکرہ
اس جدید ایڈیشن نے اس عظیم ذخیرے سے استفادہ کو آسان بنا دیا ہے
عمدہ کاغذ بہترین طباعت اور اعلیٰ جلد کے ساتھ
قیمت مکمل ۱۶ جلد ۱۸۵۰/-
۳۱ اجزاء

احکام القرآن (للتھانوی)
جلد سوم اور چہارم از مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع
قیمت مکمل ۵ جلد ۴۵۰/-

علماء و مدرسین و طلبہ دورۂ حدیث کے لئے نادر تحفہ
جامع ترمذی کی بہترین اور مکمل شرح
الکوکب الدری ۴ جلد
قیمت مکمل ۴ جلد ۳۹۲/-

کتاب الدیات
اپنے موضوع پر نادر و نایاب کتاب
ادارۃ القرآن نے جدید حسین و جمیل ٹائپ پر کمپوز کر کے شائع کی ہے
عمدہ کاغذ اور گولڈن بلاک کارڈ کی جلد کے ساتھ
قیمت ۳۸/-

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ
۴۳۷۔ ڈی۔ گارڈن ایسٹ۔ لسبیلہ چوک۔ کراچی ۵

ادارۃ القرآن کراچی کی چند شاہکار مطبوعات

المبسوط للسرخسی ۳۱ اجزاء ۱۶ جلد
مصنف ابن ابی شیبہ ۱۹۔ جلد
الکوکب الدری ۴ جلد
کتاب الآثار للامام محمد مع الایثار لابن حجر عسقلانی ۵۶/-
الاشباہ والنظائر لابن نجیم مع شرح الحموی ۴ جلد ۲۲۵/-
انوار المحمود شرح سنن ابی داؤد ۲ جلد ۱۹۲/-
تلخیص بیان القرآن
بائبل قرآن اور سائنس
دیدہ زیب اور دیدہ زیب مختلف سائز کے حمائل شریف و مترجم قرآن مجید۔ الگ الگ سیپاروں کے مجلد سیٹ کا مرکز
اعلاء السنن ۲۱ اجزاء ۱۸ مجلدات
احکام القرآن للتھانوی ۵ جلد
المبسوط للامام محمد رحمۃ اللہ علیہ
الجامع الصغیر للامام محمد مع شرح النافع الکبیر ۱۱۰/-
کتاب الدیات ۳۸/-
عنوان الشرف الوافی ۳۲/-
معارف لدنیہ
اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (انگریزی ترجمہ)
کتب تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، لغت، تصوف، سیرت عربی اردو مطبوعات کا مرکز

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ

قاضی احسانؒ
تحریک ختم نبوت کے روح رواں

تحریر: صادق فدا، شجاع آباد

تاریخ ایسے عظیم لوگوں کو کبھی فراموش نہیں کرتی جن کا منصب العین زندگی خدمتِ انسانیت و المسلمین ہوا کرتا ہے۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کا شمار بھی انہی لوگوں میں ہوتا ہے۔ جنہوں نے اپنی حیات فانی ختم نبوت کی پاسداری میں صرف کی۔ قاضی صاحبؒ مرحوم ۹ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ کو قاضی محمد امین کے دولت کدے بمقام شجاع آباد پیدا ہوئے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا۔ آگے چل کر عظیم استاد کے عظیم شاگرد ہوئے۔ قاضی صاحبؒ نے رد مرزائیت کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ اس سلسلہ میں ایک عدالت رپورٹ سے اقتباس ملاحظہ ہو "پہلا شخص جس نے خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم کی توجہ قادیانی تحریک کی سنگینی کی طرف مبذول کرائی وہ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ تھا۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ۱۹۵۳ء صفحہ ۱۳۶)

قاضی احسان احمدؒ نے مرزائیوں کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا اگرچہ قادیانی بھی مسلم لیگ میں تھے اور مجلس احرار اسلام نے بھی باقاعدہ "دفاع پاکستان" کے عنوان سے سہ روزہ کانفرنس منعقدہ ۱۹۴۹ء میں مسلم لیگ کی سیاسی قیادت کو تسلیم کر لیا۔ اس کے باوجود جب مسلم لیگ نے ۱۹۵۱ء کے انتخابات میں قادیانی امیدوار کھڑے کیے تو مجلس احرار اسلام نے سخت مخالفت کی۔ اور ان دنوں احراری لیڈروں کی تقریریں دفاع ملک و ملت کے عنوان سے ملک بھر میں ہوئیں۔ چنانچہ مریدکے (لاہور) ۱۶ فروری ۱۹۵۱ء کو احرار کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان کانفرنس میں قاضی احسانؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ اور صاحبزادہ فیض الحسن شاہ نے یہ واضح کیا کہ ہم سیاسی سرگرمیوں سے قطع تعلق کرتے اور فتنہ مرزائیہ کے کفر و ارتداد کا قلع قمع کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی پاکستان دشمنی کو پوری طرح بے نقاب کر دیں گے (بحوالہ سوانح حیات قاضی احسان احمدؒ صفحہ ۲۴)

قاضی صاحبؒ صحیح معنوں میں عاشق رسولؐ تھے۔ ۱۹۲۸ء میں مغلپورہ انجینئرنگ کالج لاہور کے پرنسپل وکٹر نے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی تو آپ نے اس کے خلاف ایجی ٹیشن کی۔ جس کی وجہ سے آپ کو چھ ماہ کے لیے جہلم جیل میں بند کر دیا گیا۔ حالانکہ ان دنوں قاضی صاحبؒ نے زندگی کی صرف ۲۰ بہاریں دیکھی تھی۔

حیا غیرتی فطرت بھی بدرجہ اتم موجود تھی۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ میرے والد شیخ عبد المجید قریشی سابق میونسپل کمشنر جو قاضی صاحبؒ کے مخلص دوست رہے ہیں، سناتے ہیں:

"میں اور قاضی صاحبؒ بہاولپور کے اسٹیشن پر کھڑے تھے جب گاڑی آکر رکی تو ایک لمبا تڑنگا پٹھان پیشاب سے فارغ ہو کر استنجا کرکے شلوار باندھنے لگا تو سامنے خواتین کا کمپارٹمنٹ تھا اگرچہ وہ غیر شعوری طور پر ایسا کر رہا تھا۔ مگر قاضی صاحبؒ سے نہ رہا گیا۔ انہوں نے فوراً جا کر اسے زوردار تھپڑ دے مارا اور ملامت کی کہ شرم نہیں آتی۔ عورتوں کے ڈبے کے سامنے کھڑے ہو کر شلوار باندھ رہے ہو۔ اگرچہ طاقت میں وہ قاضی صاحبؒ سے دگنا تھا۔ مگر رعب میں آگیا اور کھسیانا ہو کر دوسری طرف چلا گیا۔

(سوانح حیات قاضی احسان احمد صفحہ ۲۵)

قاضی صاحبؒ اپنے مافی الضمیر کو علام و کلاست بیان کرتے تھے۔ خطابت کا بے پناہ ملکہ حاصل تھا یہی وجہ تھی کہ خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان نے آپ کی ایک تقریر سے متاثر ہو کر آپ کو خطیب پاکستان کے خوبصورت لقب سے یاد کیا۔ پھر اسی لقب سے خیبر سے کراچی تک آپ کو پکارا گیا۔

قاضی احسانؒ اساتذہ کا بہت احترام کرتے تھے۔ اساتذہ سے والہانہ محبت و احترام کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے وہ اپنے استاد حافظ اللہ وسایا صاحبؒ کے لیے سردی کی سخت راتوں میں بھی تہجد کی نماز کے لیے پانی گرم کرتے تھے۔ اس فعل احسن سے خوش ہو کر حافظ صاحبؒ نے دعا دی "قاضی ایک وقت آئے گا جب بادشاہ تیری جوتی اٹھائیں گے" قاضی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس دعا کی تکمیل اس طرح دیکھی جب والی قلات کے ہاں مہمان ہوا تو دعوت سے فراغت کے بعد والی قلات نے میری جوتی اٹھا کر میرے سامنے رکھ دی۔ اس طرح ایک اور قول حضرت امیر شریعتؒ کا ہے۔ قاضی صاحبؒ فرماتے ہیں "مجھ میں جو خوبیاں ہیں وہ میرے استاد سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی توجہ کی وجہ سے ہیں۔ اور جو برائیاں ہیں ان کا ذمہ دار میں خود ہوں"

شاہ جیؒ کے انتقال کے بعد ۸،۹ مارچ ۱۹۶۳ء بیرون موچی دروازہ میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس میں شیخ حسام الدینؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، مولانا مظہر علی اظہرؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ اور دیگر علماء موجود تھے۔ سب کی متفقہ نگاہ انتخاب آپ پر پڑی اور آپ کو مجلس تحفظ ختم نبوت کا امیر چن لیا گیا۔

قاضی صاحبؒ کی وفات پر اخبارات کے اداریے، مضامین اور تبصروں میں "جانشین بخاریؒ" کے نام سے خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اگرچہ امیر شریعتؒ کے فرزندان گرامی حیات ہیں تاہم خطابت کی نسبت سے جماعت میں قاضی صاحب کو عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی جانشینی کا شرف حاصل ہے۔ بقیہ جماعت آباد کا، تاریخ میں آپ کا یہ کام سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ قاضی صاحبؒ جب تک حیات رہے شہر میں سینما نہ بننے دیا۔

عمرِ عزیز کی قدر کریں

محمد شفیع عمر الدین ــــ میرپور خاص سندھ

وقت را غنیمت دان آنقدر کہ بتوانی
حاصل از حیات اے جاں این دمست تا دانی
(حافظؒ)

حضرت سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ:۔

"زندگی کی مہلت بہت تھوڑی ہے اگر یہ شریعت کے مطابق نہ گزاری گئی تو ہمیشہ کا عذاب اس سے وابستہ ہے۔ اُس شخص کے حال پر افسوس ہے۔ جو اس فرصت کو بے فائدہ کاموں میں ضائع کر دے اور دائمی عذاب اپنے اوپر مسلط کر لے۔"

(از مکتوبات، ۲۲۷ حصہ اول)

فرزند عزیز! فراغت غنیمت ہے۔ ساری عمر بے فائدہ اور فضول کاموں میں نہ گنوانی چاہیے۔ بلکہ ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق گزارنی چاہیے (یعنی سب امور میں شریعت پر عمل کرنا چاہیے) پنجگانہ نمازیں جمعیت اور جماعت اور تعدیل ارکان کے ساتھ پڑھنی چاہییں تہجد کی نماز کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور سحر کے وقت کی استغفار نہ چھوٹنے پائے۔ اور خرگوش کی مانند نیند کے مزے نہ لینے چاہییں۔ اس جہان کی جلد ختم ہونے والی لذات پر فریفتہ نہ ہونا چاہیے۔ اور موت کی یاد اور آخرت کی ہولناکیوں کی یاد کو اپنا نصب العین بنانا چاہیے۔ اور آخرت کو سامنے رکھنا چاہیے ضرورتِ معاش کے بقدر دنیا کے ساتھ تعلق رکھنا چاہیے۔ اور باقی سارا وقت آخرت میں کام آنے والے اعمال بجا لانے میں صرف کرنا چاہیے۔ (از مکتوبات، ۳۱ دفتر دوم)

عمل کا وقت گزرتا جا رہا ہے اور ہر لمحہ جو گزر رہا ہے وہ فرو گھٹا رہا ہے۔ اور موت کی مقررہ گھڑی کو قریب لا رہا ہے۔ اگر آج خبردار نہ ہوئے تو کل مرنے کے بعد حسرت و ندامت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اور گزرا ہوا وقت ہاتھ نہ آئے گا۔ اس لیے احتیاط کرنی چاہیے کہ اس زندگی کے چند روزہ "شریعت مطہرہ" کے مطابق گزر جائیں "اگر نجات کی امید کی جا سکے" یہ وقت عمل کرنے کے لیے ہے اور عیش و آرام کا وقت آئندہ آنے والی زندگی میں ہے اور وہ اس جہان میں کیے ہوئے نیک اعمال کا ثمرہ ہے (اس جہان میں) عمل کے وقت کو عیش و عشرت میں گنوا دینا ایسا ہے جیسے کہ کوئی شخص اپنی کھیتی کو پکنے سے پہلے کچا کھا جائے (اور فصل کاٹنے کے موسم میں) اس کے تختہ پھل سے محروم رہے۔"

(از مکتوب ۷۹، دفتر دوم)

حضرت سیدی محمد ابو المواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"سلف کا یہ معمول تھا کہ وہ چالیس کی عمر تک (دین کے) علم میں مشغول رہتے تھے۔ اس کے بعد وہ اس لیے گوشہ نشین ہو جاتے تھے کہ جتنا علم حاصل کیا ہے اس پر پوری طرح عمل کرنے میں گوشہ نشینی میں مدد ملے" (طبقات الکبریٰ)

حضرت ابو سفیان ثمینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

"ہم نے ایسے لوگوں کا زمانہ پایا ہے کہ جب ان میں سے کوئی چالیس برس کی عمر کو پہنچ جاتا تھا، تو وہ موت کے سامان میں لگ جاتا تھا۔ اور اپنے رشتہ داروں سے دیوانہ بن جاتا تھا"

(طبقات الکبریٰ)

ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ "جب تک کوئی شخص دیوانہ نہ ہوگا تب تک مسلمانی تک نہیں پہنچے گا۔ دیوانہ ہونے سے مراد اسلام کا کلمہ بلند کرنے کے لیے اپنے نفع و نقصان کو چھوڑ دینا ہے۔ مسلمانی کے ساتھ جو کچھ حاصل ہو اسے ننگ ہو اگر نہ ہو تو بے ننگ نہ ہو کیونکہ مسلمانی یہ ہے کہ رضائے حق عزوجل و رضائے حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہوں۔ رضائے الٰہی سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔

(مکتوبات حضرت امام ربانیؒ، ۱۳۳ دفتر اول)

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ کا قول ہے کہ "حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی عمر چالیس برس کی ہو گئی، اور اس کی نیکیاں اس کی بدیوں پر غالب نہ آئیں، تو وہ دوزخ کے لیے تیار ہے" (فیض سبحانی مجلس ۶۲)

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ

حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہٗ نے اپنے ایک مکتوبات شریف میں فرمایا ہے کہ:

"یہ بڑی نعمت ہے کہ بندہ بڑھاپے میں طاعات سے آراستہ پیراستہ ہو۔ اور اس ضعف کے وقت میں امداد قوت پر غالب ہو اور اللہ تعالیٰ کی قبولیت کے آثار و انوار پیدا ہوں اور اس کی پیشانی کا نور اس بات کی شہادت دے رہا ہو۔

(مکتوبات، ۱۵۰، دفتر اول)

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق سے نوازے۔

قادیانیت سے نجات کا عجیب واقعہ

مولوی محمد اسلم ــــ ہارون آباد

حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ایک شخص کا واقعہ بیان کرتے تھے۔ ان کے دوست مرزا قادیانی کے مرید تھے وہ ان کو مرزا قادیانی کے پاس لے گئے اور یہ دعویٰ کیا کہ دیکھو تو دیکھیں کیسے تمہارا دل اثر نہیں پڑتا۔ اور آپس میں یہ عہد ہو گیا کہ اگر اثر نہ پڑا تو تم میری بیعت نہ توڑ دو گے اور جو اثر پڑ گیا تو تم بھی بیعت ہو جانا۔ اس عہد پر آپس میں رضامندی ہوگئی غرض کہ دونوں پہنچے تو مرزا صاحب گھر میں تھے ان کے میر منشی باہر بیٹھے تھے۔ انہوں نے جا کر سلام کیا، یہ جواب دینے کے میر منشی صاحب نے پوچھا کون ہو تم؟ انہوں نے کہا کہ فلاں نمبر کا مرید، میر منشی صاحب نے فوراً رجسٹر کھولا اور کہا کہ آپ کے ذمہ اتنی رقم بقایا ہے چندہ ادا کیجئے پھر مرزا صاحب آئے۔ ان مرید نے کہا کہ یہ میرے دوست حضرت کی توجہ کے طالب ہیں۔ مرزا صاحب نے بہت زور لگایا گردن جھکا کر بیٹھ گئے مگر کچھ بھی اثر نہ ہوا آخر کار وہ دونوں دوست اٹھ کر باہر چلے آئے اور ان مرید نے مرزا صاحب سے بیعت توڑ دی۔ یہ کہا کہ اللہ نے میری دستگیری کی جو یہاں سے نجات دی۔

(حسن العزیز، ۲۳۹)

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

رسولوں کے قائد اور نبیوں کے خاتم ہیں

تحریر: ابوحماد غلام رسول —— ڈیرہ غازیخان

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے وہ برگزیدہ پیغمبر و رسول ہیں جنہیں تمام مخلوقات میں افضل، اکرم، اشرف، اعلیٰ و اولیٰ ہونے کا شرف حاصل ہے جو اور کسی پیغمبر و رسول کو حاصل نہیں ہے۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و شرافت پر تمام مخلوقات کی زبان و قلم نے جو کچھ اور جس قدر بیان کیا ہے، کسی اور کے حصہ میں نہیں آیا اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔ تمام مخلوق ختم تو ہو سکتی ہے، تعریف و ثنا لکھنے والے عاجز تو آ سکتے ہیں مگر حضور ختمی المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف اور مدحت کا حق ادا ہو سکتا ہے اور نہ ہی قیامت تک کوئی ادا کر سکتا ہے۔ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل مدح و توصیف تو وہی ہے جو اللہ رب العزت نے اپنے لاریب کلام مقدس قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمائی ہے یا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ کے حکم سے خود جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان اطہر سے فرمایا ہے اور یہ بات بھی مسلم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرضی سے نہیں بلکہ حکم ربانی سے بولتے ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ وہ حکم خداوندی سے ہوتا ہے (یعنی وحی) اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مناقب و اوصاف کی بابت جو کچھ فرمایا وہ بھی حکم خداوندی اور وحی الٰہی ہے۔ جس کا انکار ضلالت و گمراہی اور کفر ہے۔ وہ ارشادات عالیہ جو نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارے میں فرمائے تھے۔ احادیث کے ذخیرہ میں موتیوں کی بکھرے ہوئے ہیں ان میں سے چند ارشادات نقل کیے ہیں

۱۔ میں (محمدؐ) اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت بھی نبی خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی اپنی تخلیق کی مٹی میں ملے ہوئے تھے۔

۲۔ میں (محمدؐ) ہتھیار بکف نبی ہوں جس نے میرا انکار کیا اور میرے ساتھ مقابلہ کیا اس کے لیے تباہی و ہلاکت ہے اور جو مجھ پر ایمان لایا، میری باتوں کی تصدیق و حمایت کی اور میرے ساتھ مل کر جہاد کیا اس کے لیے بہتری ہے۔

۳۔ میں (محمدؐ) ان لوگوں کا بھی نبی ہوں جو اس وقت زندہ ہیں اور ان کا بھی جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔

۴۔ میں (محمدؐ) رسولوں کا قائد اور نبیوں کا خاتم ہوں اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں کہتا۔

۵۔ میں (محمدؐ) توبہ والا نبی ہوں اور رحمت والا نبی ہوں مجھے انبیاء کرام پر چھ باتوں پر فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں (۱) میری مدد رعب کے ساتھ کی گئی ہے (۲) میرے لیے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا ہے (۳) میرے لیے ساری زمین کو سجدہ گاہ بنا دیا گیا ہے (۵) مجھے ساری مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا (۶) میرے ساتھ انبیاء کرام کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔

۶۔ میں محمدؐ لعنت کرنے والا نہیں بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

۷۔ مجھے رشتے اور تعلقات توڑنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا

۸۔ مجھے اس لیے بھیجا گیا ہے کہ میں (محمدؐ) اچھے اخلاق کی تکمیل کروں۔

۹۔ قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر کھلے گی پھر ابوبکرؓ

باقی ص ۲۳ پر

اعتذار

ہفت روزہ ختم نبوت کا ایک اہم ہدف قادیانی شخصیتوں سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں احباب جن ناموں کی نشاندہی کرتے ہیں انہیں ختم نبوت میں شائع کر دیا جاتا ہے اور بعض نام جو غلط فہمی سے شائع ہو جاتے ہیں ان کی طرف سے دوبارہ وضاحت بھی شائع کر دی جاتی ہے

کافی دن ہوئے کسی صاحب نے آزاد کشمیر میں چند اہم عہدوں پر فائز مرزائیوں کی فہرست بھیجی تھی جسے ختم نبوت میں شائع کر دیا گیا تھا۔ انہی میں جناب ملک عبدالمجید صاحب چیف جسٹس ہائی کورٹ آزاد کشمیر کا نام بھی تھا۔ موصوف کی طرف سے اس سلسلہ میں کوئی وضاحتی خط موصول نہیں ہوا۔ لیکن گذشتہ ہفتہ میر پور آزاد کشمیر کے ممتاز اور ثقہ افراد جناب مولانا محمد یونس، جناب حاجی بوستان صاحب اور جناب حاجی محبت علی صاحب کراچی تشریف لائے تو دفتر ختم نبوت میں بھی ان کی تشریف آوری ہوئی انہوں نے دوران گفتگو بتایا کہ

"ہم جناب ملک عبدالمجید صاحب کو عرصہ دراز سے جانتے ہیں۔ ہماری معلومات کی حد تک وہ صحیح العقیدہ مسلمان ہیں۔ مرزائی جماعت سے ان کا کوئی تعلق نہیں"

اس وضاحت کے بعد ہم واجب الاحترام جناب ملک عبدالمجید صاحب کے بارے میں غلط خبر کی اشاعت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے ان سے معذرت خواہ ہیں۔ جناب ملک صاحب اگر خود بھی اس سلسلہ میں اپنا اعلان شائع فرما دیں تو ہمارے لیے مزید اطمینان اور سرفرازی کا موجب ہوگا۔

عظمتِ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

مرسلہ: حافظ ارشاد احمد دیوبندی ۔ ظاہر پیر

◎ وہ صحابہؓ ہیں ! جن کو قرآن کریم نے أُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ کا خطاب دیا
وہی ہیں سچے ایمان والے

◎ وہ صحابہؓ ہیں ! جن کو قرآن کریم نے أُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ کا خطاب دیا
اور وہی ہیں مُراد کو پہنچنے والے

◎ وہ صحابہؓ ہیں ! جن کو قرآن کریم نے أُولٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ۝ کا خطاب دیا
وہ لوگ وہی ہیں نیک راہ پر

◎ وہ صحابہؓ ہیں ! جن کو قرآن کریم نے أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ کا خطاب دیا
وہی ہیں فلاح پانے والے

◎ وہ صحابہؓ ہیں ! جن کو قرآن کریم نے يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ کا خطاب دیا
میری بندگی کرتے ہیں میرا کسی کو شریک نہیں کرتے

◎ وہ صحابہؓ ہیں ! جن کو قرآن کریم نے أَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ کا خطاب دیا
اور تیار کر رکھے ہیں واسطے اُن کے باغ کہ بہتی ہیں نیچے انکے نہریں رہا کرینگے انہی میں ہمیشہ

◎ وہ صحابہؓ ہیں ! جن کو قرآن کریم نے أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا ۚ کا خطاب دیا
زور آور ہیں کافروں پر، نرم دل ہیں آپس میں تو دیکھتا ہے انکو رکوع اور سجدہ میں

◎ وہ صحابہؓ ہیں ! جن کو قرآن کریم نے يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ ۚ کا خطاب دیا
خوشخبری دیتا ہے انکو پروردگار ان کا اپنی طرف سے مہربانی کی

◎ وہ صحابہؓ ہیں ! جن کو قرآن کریم نے أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۚ کا خطاب دیا
اُن کے لئے بڑا درجہ ہے اللہ کے ہاں

◎ وہ صحابہؓ ہیں ! جن کو قرآن کریم نے رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کا خطاب دیا
وہ مرد کہ نہیں غافل ہوتے سودا کرنے میں اور نہ بیچنے میں اللہ کی یاد سے

مرتبہ: حفیظ رضا پسروری

نوادرات امیر شریعت
سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری

ایک زمانے میں مجھے حضرت امیر شریعتؒ کے ساتھ کئی ماہ تک تبلیغی جلسوں میں شرکت و خدمت کی سعادت حاصل رہی جس کی تفصیل کسی اور وقت پر عرض کروں گا۔ ان ابتدائی کلمات کے بعد حضرتؒ کی چند مشہور تقاریر کے اقتباسات جنہیں یقیناً نوادرات کا درجہ حاصل ہے۔ نیازمندان و تشنگان بخاریؒ کے لیے پیش کرنے کی توفیق حاصل کر رہا ہوں۔ یہ سلسلہ انشاء اللہ وقتاً فوقتاً جاری رہے گا۔ بعض مواقع پر حضرت امیر شریعتؒ نے فرمایا۔

امیر شریعت

حضرت عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کا نام نامی، دل و ذہن اور زبان پر آتے ہی ایمان و یقین اور راسخ العقیدگی کا ایمان پرور احساس پیدا ہوتا ہے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ نے برصغیر کی آزادی، تحفظ عقیدۂ ختم نبوت، اصلاح معاشرہ اور فروغ جذبۂ جہاد کے لیے صبر آزما، باوقار، دلیرانہ اور شاندار جدوجہد کی۔ وہ ہماری دینی، ملی اور سیاسی تاریخ کا قابل فخر باب ہیں۔ وقت اور حالات کیسی بھی کروٹ لے لیں مستقبل کا مؤرخ شاہ جیؒ کی اس جدوجہد کا تذکرہ اور اعتراف کیے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا۔ آپؒ نے اپنی اس طویل جدوجہد میں برصغیر کے کونے کونے، قریہ قریہ اور بستی بستی کا دورہ کیا۔ ہر جگہ اور ہر مقام پر مسلمانوں کو قرآن اور حدیث کی بنیاد پر اپنے لحن داؤدی میں اعلائے کلمۃ الحق کا درس دیا۔ آپ کی خطابت کا حسن آپ کی خوبصورت شخصیت کا عکس جمیل لیے ہوئے تھا۔ آپ کو قدیم و جدید مدعیان نبوت سے سخت عداوت تھی۔ جدیدیت سے مرعوب طبقہ نے اسے مذہبی تنگ نظری قرار دیا۔ مگر حق کے پیروکار کو یہ تعصب نہ تھا اور نہ ہے بلکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی انتہا ہے۔ جو امیر شریعتؒ کے دل و دماغ میں کارفرما تھی۔ جب لاؤڈ اسپیکر ایجاد نہ ہوئے تھے تو بخاریؒ کی آواز کی بلندی سے رسول کریمؐ کے مبارک اور محترم زمانہ کے ہاشمی یاد آجاتے تھے۔ جن میں حضرت نبی کریمؐ کے عم محترم حضرت عباسؓ کی آواز جیسا کہ علمائے تفسیر نے لکھا ہے [illegible] میل تک پہنچتی تھی۔

دارا و سکندر سے وہ مرد فقیر اچھا
ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللّٰہی
(اقبالؒ)

شاہ جیؒ کی تقاریر، بقول حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، عطائے الٰہی ہوتی تھیں۔ اور شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے فرمایا کہ امیر شریعت اسلام کی مشین تھے۔ امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ نے فرمایا کہ شاہ جیؒ کے زور بیان پر برصغیر کا گوشہ گوشہ ان کا شکر گزار ہے۔ حضرت سید انور شاہ کشمیریؒ نے آپ کو امیر شریعت کے لازوال خطاب سے یاد فرمایا۔ حضرت علامہ اقبالؒ نے آپ کو اسلام کی چلتی پھرتی تلوار سے یاد کیا۔ شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنیؒ نے فرمایا کہ شاہ جیؒ کا دل صرف اسلام کیلئے دھڑکتا ہے۔ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ نے کہا کہ شاہ جیؒ سب سے بڑے اولیاء میں سے تھے۔ حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ نے آپ کی خدمات کو ہمیشہ کے لیے یادگار قرار دیا۔ مولانا محمد علی جوہرؒ نے مراد آباد اجلاس میں اعلان کیا شاہ جیؒ مقرر نہیں ساحر ہیں۔ مولانا شوکت علیؒ بولے تو فرمایا کہ عطاء اللہ شاہؒ بولتے نہیں موتی رولتے ہیں۔ خواجہ حسن نظامیؒ نے دیکھا تو فرمایا کہ انہیں دیکھ کر تو قرون اولیٰ کے مسلمان یاد آتے ہیں۔ مولانا حسرت موہانیؒ نے فرمایا کہ "شاہ جیؒ بڑی خوبیوں کے مالک ہیں۔" اور ممتاز مجاہد آزادی و ختم نبوت آغا شورش کاشمیریؒ مرحوم نے شاہ جیؒ کو عہد صحابہ کی یادگار سے تشبیہ دے کر حقیقت بیان کر دی۔

محو ہو جائے گا دزدانِ نبوت کا گروہ
اپنے لہجے میں بخاریؒ کا اثر لے کے چلو
(آغا شورش کاشمیریؒ)

عقیدہ

"یہ ایک عربی کا لفظ ہے جسے یقین یا گرہ کہہ لیجیے، عقیدہ ایک دل کی گرہ ہے جسے مگر پڑ جائے، دل کا خیال ہے جیسا بھی آجائے، یوں سمجھیے! آپ اپنے بچے کی شادی کرتے ہیں اس کی عورت کو اپنے گھر لاتے ہیں اب اگر وہ عورت آپ کے گھر آنے کے بعد یہ خیال شروع کر دے شاید میں یہاں رہوں یا نہ؟ تو فرمائیے وہ گھر آباد رہ سکتا ہے؟ گھر وہی آباد ہوتا ہے جس گھر میں آنے والی عورت پہلے ہی دن یہ فیصلہ کرے کہ اب تو میں اس گھر میں رہوں گی مجھے یہیں رہنا ہے۔ بس اسی فیصلہ کا نام عقیدہ ہے۔ تو اس صورت میں عقیدہ بنیاد ہو گیا۔ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحبؒ نے ایک دفعہ فرمایا کہ جب آدمی کو کوڑھ لگ جائے پھر اس کو جتنی اعلیٰ سے اعلیٰ اور اچھی سے اچھی غذا دی جائے گی اس کا بدن گلتا جائے گا، پھر مرض بڑھتا ہے کم نہیں ہوگا۔ یہ طب کا ایک مسئلہ ہے کہ اس مرض کی صورت میں کبھی اصلاح نہ ہوگی، ایسے ہی آدمی کا عقیدہ خراب ہو جائے تو سمجھیے کہ اس کی روح کو کوڑھ لگ گیا ہے۔ اب چاہیے کتنے اچھے عمل کرتا رہے اصلاح نہ ہوگی وہ یونہی دوزخ کے قریب ہوتا جائے گا۔"

(ملتان کانفرنس سے خطاب)

حج کے تقاضے کیا ہیں؟

سید منظور احمد شاہ آسی مانسہرہ

ہر عبادت انسانی زندگی میں ایک تبدیلی پیدا کرنا چاہتی ہے جب کہ اس عبادت کو اس کی اصل روح سے ادا کیا جائے نماز کا سب سے پہلا مطالبہ نمازی سے یہ ہوتا ہے کہ وہ ہر وقت خداوند قدوس کو یاد رکھے ہر قدم پر اس کے حکموں پر نگاہ رکھے اگر نمازی نماز کے پورے حقوق کی رعایت اور اس کے مطالب کے شعور کے ساتھ پابندی سے نماز ادا کرتا رہے تو نماز اپنا مطالبہ اس عابد سے پورا کر لیتی ہے۔ نمازی کی زندگی میں لازماً ایک عظیم تغیر رونما ہوگا۔ روزہ۔ روزہ دار میں صبر و تقویٰ پیدا کرتا ہے اگر رمضان کے پورے روزے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق رکھے جائیں تو روزہ داران اعلیٰ صفات کا حامل ہو سکتا ہے روزہ اس میں صبر و تقویٰ پیدا کر دے گا۔

حج ایک عظیم عبادت ہے اور نماز و روزہ کے مقابلہ میں مشکل و مشکل بھی ہے۔ حاجی کی زندگی زندگی میں ایک بڑی تبدیلی کا مطالبہ کرتی ہے۔ نماز و روزہ کی طرح اگر اس کے مناسک و احکام کو صحیح طرح حاجی ادا کرے تو حج کی اصل روح یعنی عشق و محبت کی والہانہ کیفیات، اور اس کے تقاضوں اور مطالبات کے پورے شعور کے ساتھ ادا کیا جائے تو حج کے بعد حاجی کی زندگی میں لازمی طور پر تغیر پیدا ہوگا اور حج کے برکات و ثمرات سے بہرہ ور ہوگا۔ لیکن عام طور پر حج کا حال بھی یہی ہے بلکہ حج و زیارت سے مشرف ہونے کے باوجود بھی ہمارے کی زندگی میں کوئی خاص تبدیلی اور انقلاب رونما نہیں ہوتا

حج کے ایک ایک عمل کو دیکھئے پوری فہرست عاشقانہ والہانہ، مجنونانہ، صادقانہ اداؤں کا مجموعہ نظر آئے گی۔ کفن جیسا لباس، لبیک لبیک مجنونانہ صدائیں، کعبہ کے اردگرد والہانہ طواف، حجر اسود کو بڑھ بڑھ کر چومنا۔ چومنے کا موقع نہ ملے تو محبت کی نظر سے اور ہاتھ کے اشارے سے حسرت کا اظہار کرنا، صفا و مروہ میں بے تابانہ دوڑنا، عرفہ میں وقوف، بال بکھرے ہوئے، جسم غبار آلود، اور بار بار لبیک لبیک کا ورد گویا یہ عبادت عبد و معبود کے درمیان عشق کے اظہار کا اکمل درجہ ہے ورنہ عشق و محبت کے علاوہ یہ ادائیں کس مذہب میں جائز ہیں۔ اور خود تاجدار مدینہ سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "الحج العج والثج" حج شور اور قربانیوں کے خون بہانے کا نام ہی تو ہے۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا "الحاج الشعث التفل" سچا حاجی وہ مست ہے جسے اپنی بھی کچھ خبر نہ ہو یعنی دنیا و ما فیہا سے غافل ہو۔ حال پریشان، بال بکھرے ہوئے جسم و لباس میل سے اٹا ہوا ہو حاجی کی اسی بے حالی کے حال و ادا کو دیکھ کر خداوند قدوس فرشتوں سے فخریہ فرماتے ہیں "انظروا الی زوار بیتی قد جاء و فی شعثا غبرا" میرے بندوں کی دیوانگی اور مستی کا عالم تو دیکھو میرے در پہ کس شان سے آئے ہیں بال بکھرے پڑے ہیں جسم غبار آلود ہے۔

اگر ان عاشقانہ اداؤں اور مجنونانہ ادا کے ساتھ حاجی کے دل میں گرمی عشق بھی ہو یا پیدا ہو جائے تو زہے قسمت! اور وہ ہر حکم کے ادا کرتے وقت غور کرتا چلا جائے کہ حج کا ہر عمل اس سے کس بات کا متقاضی ہے تو واضح طور پر کئی مطالبات اس کے سامنے آئیں گے۔

گھر بار وطن و ملک اہل و عیال کو ترک کر کے اللہ پاک کے راستے میں نکل جانا، پھر جسم سے لباس اتار کر کفن جیسا لباس پہن لینا اور اپنا تمام دنیا سے تعلق ترک کر کے صرف لبیک لبیک پکارتے ہوئے اپنی عبدیت کا اعلان کرنا اس سے مطالبہ کرے گا کہ وہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی طرح یہ فیصلہ کرے کہ میری نماز اور میری قربانی، میری موت اور میری زندگی سب اللہ وحدہ لاشریک لہ کیلئے ہے۔ مجھے یہی حکم ملا ہے اور میرا کام تعمیل حکم ہے۔ اگر وہ یہ فیصلہ نہیں کرتا تو اس احرام اور تلبیہ کے کیا معنی ہیں، جس میں اللہ کی لاشریک الوہیت، ربوبیت اور حاکمیت کا اقرار اور اس کی مطلق بندگی و طاعت کیلئے عاجزانہ اور نیاز مندانہ حاضری کا اعلان ہے۔ پھر مکہ مکرمہ پہنچ کر اللہ کے گھر کا طواف کرتے وقت وہ اگر یہ سوچے گا تو صاف طور پر اس عمل کا یہ تقاضا محسوس کرے گا کہ اس گھر والے کی محبت و طاعت کو ہر دوسری چیز کی محبت اور اطاعت پر غالب ہو جانا چاہیئے اس کی رضا جوئی کی فکر دوسری ہر چیز کی رضا طلبی سے مقدم ہونی چاہیئے اس لیے گھر بار اولاد و مال اور اقارب و احباب کو چھوڑ کر اتنی دور آنا اور بلا کسی دنیوی مقصد و منفعت کے آنا، پھر سر سے پیر تک مجنونوں اور سائلوں کی سی صورت بنانا، پھر مستانہ وار وحدہٗ لاشریک کے نام کا رٹ لگاتا پھر اس کے گھر کو دیکھ کر دیوانہ وار اس کے اردگرد چکر لگانا، ایک نہیں دو نہیں ایک ایک مرتبہ میں سات سات چکر لگانا، پھر ایک دن نہیں روز روز اور ہر روز بار بار کا یہی شغل اسکی دیواروں سے لپٹنا رونا، گڑگڑانا اور مجسم صورت سوال بن جانا یہ تو اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ گھر جسکی تجلی گاہ ہے وہ سب سے بڑا محبوب ہے اسی کی رضا اس قابل ہے کہ اس کی جستجو میں بندے کے پائے فکر و عمل کو ہر دم سرگرداں اور طواف کناں رہنا چاہیئے۔

طواف کے بعد صفا و مروہ کی سعی کا نمبر آتا ہے اس کی حقیقت صرف یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت ہاجرہؓ اپنے ننھے سے صاحبزادے حضرت اسماعیلؑ کے لیے پانی کی تلاش میں دوڑتی تھیں اور پھر صاحبزادے کی تنہائی کے خیال سے واپس ہو جاتی تھیں ان کی یہ دوڑ اسی جگہ ہوئی تھی۔ بس ان کی سعی کی یادگار کے طور پر اللہ تعالیٰ نے حجاج کے لئے یہ سعی مقرر فرمادی، ظاہر

ہے کہ نہ تو اس عمل کا تعلق عشق خداوندی سے ہے اور نہ ہی بظاہر کوئی خاص روحانی فائدہ اس سے متوقع ہے۔ بلکہ محض اس لیے کیا جاتا ہے کہ یہ اللہ کا حکم ہے بندے کو اس سے کوئی بحث نہیں کہ اس فعل سے کیا فائدہ ہے لہٰذا اس عمل کا خاص مطالبہ حاجی سے یہ ہے کہ اس میں بلا چون وچرا اطاعت کی شان پیدا ہونی چاہیئے۔ خدا اور رسول کے ہر حکم پر ہر زمان کے آگے سر جھک جانا چاہیئے خواہ کسی حکم کی حکمت اور اس کا فائدہ سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ علاوہ ازیں حج کے اس عمل سے چونکہ ایک ایسے واقعہ کی یاد وابستہ ہے جس میں امت مسلمہ کے لیے دو بڑے اہم فائدے اور قیمتی سبق موجود ہیں۔ اس عمل میں دو اور تقاضے معرض نظر آتے ہیں۔ صفا ومروہ کے واقعہ سے جس واقعہ کی یاد تازہ ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ کا حکم ہوا کہ اللہ کیلئے اپنی بیوی کو مع اکلوتے صاحبزادے کے مکہ کی بے آب وگیاہ سرزمین میں جا کر بسا آئیں۔ چنانچہ آپ نے حکم کی تعمیل فرمائی حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بسا آئے۔ ان کے پاس موجود مختصر سا ذخیرہ تھا جو چند روز میں ختم ہوگیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام بے چین ہوئے ہونے کی عمر تھی شدت تکلیف سے ایڑیاں رگڑتے تھے حضرت ہاجرہؓ پانی کی تلاش میں ادھر ادھر دوڑتی تھیں کچھ دور نکل جاتیں صاحبزادے کی تنہائی کا خیال آتا اور لوٹ پڑتیں۔ تنہا اللہ کی ذات ان کا سہارا تھی۔ اسی کیلئے دعا بھی جاری تھی اور اپنی سعی کوشش بھی آخر کار ایک دفعہ جو پلٹ کر آئیں تو یہ منظر دیکھا کہ صاحبزادے جہاں ایڑیاں رگڑ رہے تھے وہاں سے پانی پھوٹ رہا ہے"

یہ ہے وہ واقعہ صفا ومروہ کی سعی جسکی یاد دلاتی ہے۔ اسمیں پہلا سبق یہ ہے کہ اللہ کے دین کو رائج اور قائم کرنے کیلئے اور اس کی عبادت اور بندگی کو عالم میں عام کرنے کیلئے بڑے سے بڑا خطرہ مول لینے سے بھی نہ جھجکنا چاہیئے

باقی ص ۳۰

منت کا مسئلہ

سلیم اکبر — کراچی

س: میں نے منت مانی تھی کہ اگر میری مراد پوری ہوگئی تو میں اتنے روزے رکھوں گا اور صدقہ دوں گا وغیرہ۔ اس سلسلے میں پوچھنا یہ ہے کہ مجھے صحیح طرح یاد نہیں ہے کہ میں نے کتنے روزوں کی منت مانی تھی۔ اور صدقے میں کیا دینا ہے۔ تو کیا میں دوبارہ کسی چیز کی نیت کر سکتا ہوں (یعنی صدقہ وغیرہ یا نفل نماز یا روزے وغیرہ کی تعداد یا پیسوں کی مقدار دوبارہ معین کر سکتا ہوں کہ نہیں۔ یہ واضح رہے کہ ابھی میری مراد پوری نہیں ہوئی۔ میں چاہتا ہوں کہ جو بھی منت مانوں، اُسے پورا کروں۔ اس لیے لکھ کر اپنے پاس رکھ لوں تاکہ یاد رہ سکے۔ یا پھر پہلے والی منت پوری کرنی ہوگی۔

ج: جس کام کے لیے آپ نے منت مانی تھی اگر وہ پورا نہیں ہوا تو منت لازم نہیں ہوتی۔ اگر آپ نے یوں کہا تھا کہ اتنے روزے رکھوں گا، یا اتنا صدقہ دوں گا۔ تب تو کام پورا ہوجانے کی صورت میں آپ کو اتنے ہی روزے رکھنے ہوں گے، اور صدقہ دینا ہوگا۔ اور اگر یاد نہیں تو غور وفکر اور سوچ بچار کے بعد جو مقدار ذہن میں آئے اس کو پورا کرنا ہوگا۔ اور اگر یوں کہا تھا کہ کچھ روزے رکھوں گا۔ یا کچھ صدقہ دوں گا تو اب اس کا تعین کر سکتے ہیں۔

کرنٹ اکاؤنٹ

ایک صاحب — کراچی

س: میرا اکاؤنٹ کرنٹ کا ہے۔ میں نے صرف حفاظت کی خاطر اکاؤنٹ کھلوایا ہے۔ کیونکہ کرنٹ اکاؤنٹ میں سود نہیں ملتا۔ بات یہ پوچھنی ہے۔ کہ میں خود تو سود لیتا نہیں لیکن میری رقم سے بنک والے تو فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جب کہ میں نے اس کتاب (دوزخ کا کھٹکا) میں پڑھا ہے جو کہ حضرت مولانا سعید احمد پوریؒ کی لکھی ہوئی ہے۔ کہ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سود کھانے اور کھلانے والے پر خدا لعنت کرے۔ (مسلم نسائی) اور آگے اسی کتاب میں ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کھانے والے، کھلانے والے کاتب اور گواہ سب برابر ہیں۔ خدا سب پر لعنت کرے۔ (مسلم)

ج: بنک میں رقم رکھنا مجبوری ہے۔ امید ہے اس پر اللہ تعالیٰ گرفت نہیں فرمائیں گے۔

س: والدین یا کسی بزرگ کو جھک کر ملنا جائز ہے؟

ج: جھکنے کا حکم نہیں۔

س: عیدین کے موقع پر گلے لگ کر ملنا جائز ہے؟

ج: محض دنیا کی رسم ہے، اس کو شرعی حکم سمجھنا بدعت ہے۔

س: بھائی بہن ایک دوسرے کے گلے لگ کر مل سکتے ہیں؟

ج: فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو ٹھیک ہے۔

س: جس حمام کی چھت ہو اُس میں ننگے بدن نہانا کیسا ہے؟

ج: جائز ہے۔

س: اگر ننگے بدن غسل کرتے وقت کسی سے بات چیت کر لی جائے تو غسل دوبارہ کرنا ہوگا۔

ج: اس حالت میں بات چیت نہیں کرنی چاہیے۔ لیکن غسل دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

مولانا غلام رسول فیروزی

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت اور ردِ قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

سوال نمبر ۲۹:۔
یہ عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے کہ ایک یہودی کو ان کا ہم شکل بنا دیا جائے۔ میرا اس تصور سے خون کھول اٹھتا ہے۔

(وصالِ ابن مریم مرزا طاہر احمد)

جواب:۔ آپ کے اس اعتراض میں علمیت کا معمولی پہلو بھی نہیں، یہ محض جہالت اور اداکاری ہے آپ پہلے یہ جان لیں کہ جس شخص کو عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنایا گیا وہ یہودی ہی تھا یا عیسیٰ علیہ السلام کا حواری تھا۔

قارئین! اس میں مورخین کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ شخص یہودی تھا اور اس کا نام یہودا اسکریوتی یا شمعون تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کا حواری تھا۔ چنانچہ تفسیر ابن کثیر صفحہ ۳۲۸ جلد ۲ میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے منقول ہے۔

"جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لینے کا ارادہ فرمایا تو عیسیٰ علیہ السلام اپنے گھر کے چشمے پر نہا کر گھر سے باہر نکلے آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ بارہ حواری موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ بے شک تم میں ایک آدمی ایسا ہے جو مجھ پر ایمان لانے کے بعد بارہ مرتبہ کفر کرے گا اس کے بعد فرمایا کہ تم سے کون یہ چاہتا ہے کہ میری جگہ قتل کیا جائے اور جنت میں میرے ساتھ ہو۔ اس پر ایک نوجوان کھڑا ہو گیا۔ اور خود کو اس کام کے لیے پیش کر دیا۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا بیٹھ جا۔ اور پھر عیسیٰ علیہ السلام نے وہی فرمایا پھر وہی نوجوان کھڑا ہوا۔ اور عرض کی کہ میں حاضر ہوں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا پھر تو ہی وہ شخص ہے۔ اس کے فوراً بعد اس پر عیسیٰ علیہ السلام کی صورت ڈال دی گئی۔ اور عیسیٰ علیہ السلام مکان کے روشن دان کے راستے آسمان پر اٹھا لیے گئے۔ یہودی عیسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری کے لیے گھر میں داخل ہوئے اور اس حواری کو عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر گرفتار کر لیا۔ اور قتل کرکے صلیب پر لٹکا دیا۔

"ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے اور بہت سے سلف سے اسی طرح مروی ہے"

اس روایت نے مرزائیوں کا وہ اعتراض بھی کافور کر دیا کہ وہ مقتول کیوں نہ بولا کہ میں عیسیٰ نہیں ہوں مجھے قتل نہ کرو۔ اس لیے کہ وہ حواری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہمراز تھا اور اپنی خوشی سے وہ بطور قربان ہو رہا تھا۔ اور اضافی فائدہ یہ بھی حاصل ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے سر سے اس وقت بھی پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ اور حدیث میں ہے کہ نزول کے وقت بھی سر سے پانی ٹپکتا ہوگا۔ پس یہ موافقت اس قول اور اس حدیث کی صحت کی بھاری دلیل ہے"

۲۔ خود مرزا قادیانی کشتی نوح میں حضرت جبرائیل علیہ السلام جیسے عظیم فرشتے کا کبوتر، گائے اور کچھوا مچھ کی صورت میں لکھ رہا ہے عبارت ملاحظہ ہو "روح القدس کبھی کسی نبی پر کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا اور کسی نبی پر یا اوتار پر گائے کی شکل میں اور کسی پر کچھوا یا مچھ کی شکل پر ظاہر ہوا۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۰۹)

۳۔ حقیقت یہ ہے کہ یہودی کو عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنا دیا جانا ہرگز تحقیر کی جگہ نہیں، یہودی کے جسم کو محض ظاہری بناوٹ کو تبدیل کرکے عیسیٰ علیہ السلام کی مثل کر دیا گیا تھا۔ یہ نہیں کہ نعوذ باللہ اس یہودی کو عیسیٰ علیہ السلام کا تقدس اور مقام نبوت بخش کر دے دیا گیا تھا۔

مرزا جی! ہمدردی کی یہ راگنی شروع کرنے سے پہلے اپنے دادا جان سے اجازت تو طلب فرمائی ہوتی جو عیسیٰ علیہ السلام کی نواسی پر قرآن کو گواہ ٹھہرا رہے ہیں۔ (ملاحظہ ہو: دافع البلاء صفحہ ۳ مصنف مرزا غلام احمد)

سوال نمبر ۳۰:۔
بخاری شریف کی حدیث ہے رایت عیسیٰ و موسیٰ فاما عیسیٰ فاحمر جعد عریض الصدر یعنی میں نے عیسیٰ و موسیٰ کو دیکھا۔ عیسیٰ علیہ السلام سرخ رنگ کے تھے۔ بال گھنگریالے اور سینہ چوڑا تھا۔ بخاری شریف کی دوسری حدیث میں ہے

"بینما انا نائم اطوف بالکعبۃ فاذا رجل آدم سبط الشعر ..... فقلت من هذا قالوا ابن مریم یعنی میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں۔ اس وقت میں نے ایک شخص کو دیکھا جو گندم گوں تھا اور اس کے بال سیدھے اور لمبے تھے...... میں نے پوچھا یہ کون ہے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح ابن مریم ہے۔ ان دونوں حدیثوں میں عیسیٰ ابن مریم اور آنے والے مسیح کا الگ الگ حلیہ بتایا گیا ہے پہلی حدیث میں اسرائیلی مسیح اور دوسری میں مرزا قادیانی کا ذکر ہے (مرزا طاہر احمد)

جواب:۔ آپ نے نہایت بے ایمانی سے دوسری حدیث نامکمل نقل کی ہے۔ اس کے شروع میں یہ الفاظ بھی ہیں

لا واللہ ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعیسیٰ احمر ولکن قال بینما انا نائم (الخ)

ترجمہ: نہیں خدا کی قسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ علیہ السلام کو سرخ نہیں دیکھا اور نہ کہا بلکہ فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا (آگے دوسری حدیث ہے)

یہاں یہ الفاظ قابل غور ہیں "نہیں خدا کی قسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ کو سرخ کہا" یہاں ایک حدیث کے راوی نے قسم کھا کر پہلی حدیث والے حلیے کو غلط قرار دیا ہے۔ اس تردد تشدد اور حلف کے ساتھ تاکید اس صورت میں شایاں ہے کہ ایک ہی شخص کی نسبت حلیہ بیان ہو رہا ہے اور اسی شخص کو ایک راوی سرخ کہتا ہو اور دوسرا آدم رنگ روایت کرتا ہو۔

یہ دونوں روایتیں ایک ہی آدمی کے بارے میں درست ہو سکتی ہیں۔ چونکہ عیسیٰ علیہ السلام کے رنگ میں سرخی اور سفیدی ملی ہوئی تھی لہذا ایسی رنگت والے کو اگر سرخ کہا جائے تو بھی ٹھیک ہے اور اگر گندمی کہا جائے تو بھی ٹھیک ہے۔ جیسا کہ ابوداؤد شریف کی حدیث میں موجود ہے۔

فاذا رایتموہ فاعرفوہ فانہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض۔ یعنی جب تم اسے دیکھو

گے تو پہچان لو۔ اس کا رنگ سرخ اور سفید کے درمیان ہے۔

۳۔ آپ کی پیش کردہ دوسری حدیث میں عیسیٰ بن مریم کے الفاظ موجود ہیں یعنی وہ عیسیٰ جو مریم کا بیٹا ہے تو وہ مسیح ناصری ہے کہاں مرزا ابن چراغ بی بی اور کہاں مسیح ابن مریم۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں بھی مثیل مسیح کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ اگر مثیل مسیح آنا تھا تو گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم مثیل مسیح کا اظہار نہ کر کے امت کو نعوذ باللہ مغالطہ میں ڈالنے کے مرتکب ہوئے۔ جو قطعاً باطل ہے۔ اور رحمۃ للعالمین اور بالمومنین رؤف رحیم اور قولوا قولاً سدیداً کے بھی سراسر منافی ہے۔ اور عیسیٰ ابن مریم کو حاتم طائی اور رستم کے محاورات پر نہ ڈھالنا چاہیے۔ کیونکہ اول تو حاتم اور رستم کے الفاظ کا استعمال کرنے والے کے کلام میں استعارے کا واضح قرینہ موجود ہوتا ہے۔ مثلاً اگر یوں کہا جائے کہ آگیا ہے بڑا حاتم طائی۔ تو یہ الفاظ استعارے کے حق میں اپنے ساتھ واضح قرینہ لیے ہوئے ہیں۔ جبکہ یہاں احادیث میں عیسیٰ بن مریم سے مراد وہی مسیح ناصری سمجھے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں۔ دوم یہ کہ حاتم طائی بن فلاں یا رستم بن فلاں کبھی استعمال نہیں ہوا۔ جبکہ یہاں احادیث میں مسیح ابن مریم کے یہ الفاظ ہیں۔ اور ابن ابی کبشہ کے محاورے کا بھی یہی حال ہے۔ وہاں محمد بن ابی کبشہ نہیں کہا گیا۔ جبکہ یہاں عیسیٰ ابن مریم ہے۔ الغرض عیسیٰ علیہ السلام کا اپنا نام اور پھر والدہ ماجدہ کا نام بھی استعارہ سمجھنے میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔

۴۔ ہماری بیان کردہ حدیث (فاذا رایتموہ فاعرفوہ) کے آگے الفاظ یہ ہیں۔ سبط کان راسہ یقطر یعنی سیدھے بال ہوں گے اور یوں لگے گا جیسے اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو۔ ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کہیں سے اچانک آنے والا ہوگا۔ جس کا حلیہ اس انداز سے بیان ہو رہا ہے کہ اس کے سر سے پانی ٹپکتا ہوگا۔

اگر مرزا کا حلیہ بیان کرنا ہوتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرزا قادیانی کی ایک واضح نشانی کو سب سے پہلے بیان فرماتے یعنی مسیح موعود ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔ جیسے دجال کی یہی نشانی بیان ہوئی۔

حجتِ یزدانی بر عقلِ انسانی

سوال نمبر ۳۱:۔

آسمان پر جانا عقلی طور پر ناممکن ہے؟

جواب:۔ معجزے کو عقلی طور پر ناممکن کہنے والوں کی عقل کا یہ زوال ہے کہ اس بے چارے کو آج سے تقریباً نوے سال پہلے انسان کا اپنے مادی جسم کے ساتھ ہوا میں اڑنا ناممکن سمجھتا تھا۔ مگر جب انسان بڑے بڑے ہوائی جہاز سمیت ہوا میں گھس گیا تو یہ عقل بے چاری شرمندہ ہو کر رہ گئی۔

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی ازالہ اوہام ص۴۷ پر لکھتا ہے۔

"علم فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کر چکا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زمہریر تک بھی پہنچ سکے (الیٰ ان قال) پس اس جسم کا کرۂ ماہتاب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔"

مرزا کا یہ قول باطل ثابت ہو چکا ہے اور انسان اپنی عقل کو ہوتے ہوئے جو کرۂ زمہریر تو کیا چاند کے اوپر بھی پہنچ چکا ہے۔

اگر یہی تھا مرزا قادیانی سائنس دانوں میں
اسے میں پوچھتا ہوں کہ عقل اور فلسفہ کیا ہے

حقیقت یہ ہے کہ ایسے کام عقلاً ناممکن نہیں ہوتے بلکہ عقلاً بعید یعنی "مشکل" ہوتے ہیں اور جہلاء انہیں ناممکن کہہ دیتے ہیں۔ عقلی طور پر دنیا میں تین چیزیں ناممکن ہیں۔ دو متضاد چیزوں کا اجتماع "اجتماع نقیضین" Gethrance of two opposite things. مثلاً آگ اور پانی کا ایک جگہ جمع ہو جانا ناممکن ہے (شریک باری تعالیٰ اسی وجہ سے ممتنع ہے) ایک محل میں اس محل کو بھر دینے والی دو چیزوں کا اجتماع مثلاً ایک گلاس دودھ سے بھرا ہوا ہو اسی وقت وہی گلاس شہد سے بھی بھرا ہو۔ یہ ناممکن ہے "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر اسی وجہ سے ممتنع ہے۔" اعداد و شمار کے خلاف واقع ہونا۔ مثلاً یہ ناممکن ہے کہ دو اور دو تین ہوں۔

مذکورہ بالا تین چیزوں کے علاوہ ہر چیز عقلاً ممکن ہے۔ ہاں ہر دور میں ہر شخص کو بعض کام عقلاً "مشکل" محسوس ہوتے ہیں لیکن "مشکل" کو ناممکن کہنا بے وقوفی ہے۔ جب ایک چیز عقلاً ممکن ہو اور کوئی خبر دینے والا اس کے واقع ہونے کی خبر دے تو ہم بغیر دلیل کے اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ اور اگر خبر دینے والا خدائے قدوس ہو یا نبی یا رسول ہو تو اس پر ایمان لانا فرض ہے اور اس پر اعتراض کرنا حماقت اور کفر ہے اور اگر کوئی چیز انسان کی سمجھ میں نہ آئے تو اس کا مطلب ہرگز نہیں کہ وہ چیز غلط ہے بلکہ انسان کی اپنی سمجھ میں فساد ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی کہے کہ کمپیوٹر کا سسٹم میری سمجھ میں نہیں آتا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ کمپیوٹر سسٹم واقعی غلط ہے۔

بقیہ: قادیانی اسرائیلی فوج میں

ہے وہ ہندو ہیں جن کے دل پوری تاریخ میں مسلمانوں کے خلاف نفرت سے بھرے ہوئے ہیں لہٰذا ہندوستان ہمارے لیے پاکستان کے خلاف کام کرنے کا اہم ترین مرکز (فوجی اصطلاح BASE استعمال کی گئی) ہے یہ ضروری ہے کہ ہم اس مرکز کا پورا استعمال کریں اور تمام ڈھکے چھپے اور خفیہ منصوبوں کے ذریعے یہودیوں کے دشمن پاکستانیوں پر ضرب لگائیں اور انہیں کچل دیں۔"

مولانا ظفر احمد انصاری نے یہ اقتباس ایک کتاب سے انگلش میں پڑھ کر سنایا۔ پھر سلسلہ کلام جاری رکھا۔ شاید بہت سے لوگوں کو معلوم نہ ہوگا کہ اس کے سوا چار سال بعد دسمبر ۱۹۷۱ء میں اندرونی سازش اور بیرونی جارحیت کے ذریعے ڈھاکہ میں داخل ہونے والی ہندو فوج کا ڈپٹی کمانڈر ایک یہودی تھا۔

اب

پاکستان اور عالم اسلام کی حفاظت کے لیے حکومت پاکستان کا اولین فرض ہے کہ

مرزائیوں کو فوری طور پر کلیدی اسامیوں سے علیحدہ کیا جائے۔

افواج پاکستان میں مرزائیوں کی بھرتی پر مکمل پابندی لگائی جائے۔

مرزائیوں کے بیرون ملک جانے پر فوری پابندی عائد کی جائے۔

مرزائیوں کی گنتی ہو کر متناسب آبادی کے لحاظ سے اسمبلیوں میں ان کی نشستیں مختص کی جائیں۔

شانِ صحابہؓ زندہ باد
انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
تاج و تختِ ختم نبوۃ زندہ باد

ہر موسم کیلیے لیڈیز KCH اور جینٹس ورائٹی کا قدیم مرکز

دی کشمیر کلاتھ ہاوس رجسٹرڈ

کشمیری بازار مانسہرہ

فون
۴۳۷

نیز

فوم کے گدے اور سوٹ کیس
اعلیٰ درجہ کے مناسب داموں پر دستیاب ہیں

گل احمد لان
ستارہ سینا لان
لائلہ لارنس پور
کامدار شالیں
بنارسی سوٹ
کمخواب سوٹ
کامدار ساڑھیاں
کامدار سوٹ

پروپرائٹر
حاجی خواجہ ولی محمد، مانسہرہ

منجانب
مظہر اقبال شاہین

حدیث بخاری کے سلسلہ میں

قادیانیوں کی تلبیس کا ازالہ

تاج محمد جامعہ قاسم العلوم فقیروالی

قادیانی لٹریچر میں کثرت سے یہ بات دہرائی گئی ہے کہ بخاری شریف کی حدیث کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم (یعنی تم کیسے خوش بخت ہو گے جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے، اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا) سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور "امام" مہدی علیہ السلام سے صرف ایک ہی شخصیت مراد ہے۔ اور وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے قادیانیوں کا یہ گمراہ کن پروپگنڈہ بالکل غلط۔ دھوکہ اور فریب ہے، مرزا غلام احمد کا اپنے دعویٰ کی تائید میں اس حدیث کو پیش کرنا بوجوہ ذیل باطل، مردود اور مذموم ہے کہ

اس حدیث میں ابن مریم کے ساتھ "فیکم" مذکور ہے اور "امامکم" کے ساتھ لفظ "منکم" موجود ہے۔ علم نحو کا مشہور و معروف اصول اور ضابطہ ہے کہ "فی" اپنے ماقبل اور مابعد کے باہم تغایر اور تخالف پر دلالت کرتا ہے۔ یہ دونوں الگ الگ جنس سے تعلق رکھتے ہیں۔ جیسے کہا کرتے ہیں "الماء فی الکوز" پانی کوزہ میں ہے۔ پانی اور چیز ہے اور کوزہ اس سے متغائر شے۔ یعنی پانی اور کوزہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ یا "الخاتم فی الاصبع" انگوٹھی انگلی میں ہے۔ انگوٹھی اور انگلی دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ یا "صلوٰۃ فی اللیل" رات میں نماز پڑھنا رات اور نماز دونوں علیحدہ علیحدہ اور مستقل وجود رکھتے ہیں۔ حاصل یہ کہ ظرف اور مظروف دونوں متغائر ہوتے ہیں۔

"فی" کے خلاف حرف "من" اپنے ماقبل اور مابعد کے اتحاد پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے سوار من ذھب؛ سونے کا کنگن۔ اس مثال میں سونا اور کنگن ایک شے ہیں۔ اور دونوں باہم متجانس ہیں۔

ان امثلہ کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ حدیث میں حرف "فی" "ابن مریم اور امت محمدیہ کے تغایر و اتحاد کو واضح کر رہا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ابن مریم امت محمدیہ کے فرد نہیں بلکہ امت محمدیہ سے باہر کے آدمی ہیں۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام امت محمدیہ کے ہی ایک فرد ہوں گے۔

اس حدیث میں حضرت مسیح علیہ السلام کو ان کی کنیت "ابن مریم" کے نام سے مخاطب کیا گیا ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام کا ذکر ان کے عہدہ اور منصب "امام" کے ساتھ کیا گیا ہے پس معلوم ہوا کہ اس حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی علیہ الرضوان دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔

امام کو امت محمدیہ کی طرف منسوب کیا گیا اور اُسے "امامکم" فرمایا گیا۔ لیکن "ابن مریم" کو امت محمدیہ کی طرف منسوب نہیں کیا گیا یعنی "ابن مریم منکم" نہیں کہا گیا (تمہارا ابن مریم) اس سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ "ابن مریم" امت محمدیہ سے باہر کا فرد ہے۔ اور "امام" امت محمدیہ میں سے ان ہی کی جنس کا ایک فرد ہے۔

امام وہ شخص ہو سکتا ہے جو غلامانہ ذہنیت سے مبرا ہو اور آزادانہ اقتدار کا مالک ہو۔ اگر مرزا غلام احمد کو امام مان لیا جائے جنہوں نے اپنی حیات مستعار کے لمحات انگریز کی غلامی میں بسر کیے۔ اور انگریز کے اقتدار اور حکومت کو مضبوط کرنے کے لیے انہوں نے اپنی تمام توانائیاں صرف کر دیں تو ایسے شخص پر امام کا اطلاق انتہائی غیر موزوں اور غیر مناسب ہے۔

ابن ماجہ میں حضرت ابی العمر باہلی سے مروی ایک حدیث کے یہ الفاظ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اکثر دجال ہی کا بیان فرمایا کہ جو لوگ دجال کے مقابل ہوں گے ان کا امام مرد صالح ہوگا۔ صبح کی نماز پڑھانے کے لیے وہ آگے بڑھے گا۔ اور عیسیٰ ابن مریم نزول فرمائیں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام امامت کریں۔ مگر وہ کہیں گے کہ تم ہی نماز پڑھاؤ۔ چنانچہ وہ نماز پڑھائے گا۔ بعد فراغ عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ دروازہ کھول دو۔ اس وقت دجال ستر ہزار یہود کے ساتھ وہاں موجود ہوگا۔ جب وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو کمال انحلال کی حالت میں بھاگے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے تو مجھ سے بھاگ نہیں سکتا ایک وار میرا تجھ پر ضرور ہوگا۔ چنانچہ اس کو پکڑ کر لُد کے مشرقی دروازہ کے پاس اس کو قتل کریں گے (لُد فلسطین میں ایک مقام کا نام ہے۔ یہ مقام آج کل اسرائیل کے قبضہ میں ہے۔ اور یہاں یہود کا ایئرپورٹ ہے) خدا تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا۔ اور کیفیت یہ ہوگی کہ جس چیز کے پیچھے کوئی یہودی چھپے گا خواہ وہ پتھر ہو یا دیوار یا جانور وہ چیز آواز بلند کہے گی کہ اے خدا کے بندے مسلمان یہاں یہودی چھپا ہے۔ آکر اس کو قتل کر دے۔ صرف غرقد کا جھاڑ اس کی خبر نہ دے گا کیونکہ وہ ان ہی کا ہے۔

ہم قادیانی دانشوروں سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ کون لوگ تھے۔ جو دجال کے مقابل کھڑے ہوں گے؟ اور ان کا امام کون تھا؟ کون سی صبح کی نماز کے لیے وہ کھڑا تھا جو مرزا صاحب آگے گئے اور اس کے پیچھے پڑھی۔ کون سی مسجد کا دروازہ کھولنے کو کہا؟ جس کے پاس دجال ستر ہزار مسلح یہود کو لے کر کھڑا تھا۔ کس کے پیچھے دوڑ کر مرزا صاحب نے لُد کے دروازہ پر قتل کیا تھا؟ کون سے یہود کو شکست ہوئی اور سب مارے گئے؟ کس روز مرزا صاحب اور ان کے ہمراہیوں نے حجر و شجر سے باتیں کہیں؟

مسلم کی حدیث میں جس کا مضمون یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا جائے گا نماز پڑھائیے تو آپ فرمائیں گے اس امت کی عظمت و شان کے سبب تمہارے ہی بعض بعض پر امیر یا اُولیٰ ہیں۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوسرے شخص کی اقتداء کرنا ہی اس امر کی دلیل ہے کہ مہدی اور مسیح دو الگ الگ وجود ہیں۔ کنزالعمال اور مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ یہ امت ہرگز ہلاک نہ ہوگی جس کے اول میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ علیہ السلام اور درمیان میں مہدی ہیں۔ معلوم ہوا کہ مہدی اور مسیح دو الگ الگ وجود ہیں۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے تو مسلمانوں کے امیر (مہدی علیہ السلام) کہیں گے، آئیے ہمیں نماز پڑھائیے

باقی صفحہ ۳۰ پر

تاج و تخت
ختم نبوۃ زندہ باد

جدید طرز کے خالص سونے اور چاندی کے خوبصورت
اور
حسین جڑاؤ زیورات
گارنٹی کے ساتھ ہر وقت دستیاب
ہیں

جاوید جیولری ھاؤس

ظفر روڈ مانسہرہ

فون دکان
۶۲۸

رہائش بھیر کنڈ
۱

نوٹ

پرانے زیورات کی فروخت کے لیے ہماری خدمات حاصل کریں۔

پروپرائٹر
محمد اسلم، جاوید اینڈ سنز ظفر روڈ مانسہرہ

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

حضرت ابراھیم علیہ السلام

محمد عمر سندھو ـــ ٹنڈو آدم

حضرت ابراہیم کے باپ دادا بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے لیکن ابراہیم علیہ السلام کو بچپن سے سوچ بچار کی عادت تھی۔ پتھر کی بے جان مورتوں پر ابراہیم علیہ السلام کا دل نہ جما اور سوچنے لگے اس دنیا کو پیدا کرنے والا کوئی اور ہے۔ ایک رات آسمان کی طرف نگاہ کی تو ایک ستارہ جگمگاتا نظر آیا۔ جی میں کہا کہ شاید یہی دنیا کا پروردگار ہے۔ لیکن تھوڑی دیر میں چاند نکلا ہر طرف نور کا دریا بہنے لگا تو ابراہیم علیہ السلام کو خیال ہوا کہ یہی میرا رب ہے کیونکہ یہ بہت بڑا اور روشن ہے اسی فکر میں صبح ہو گئی چاند غائب ہو گیا۔ مشرق سے سورج کرنوں کا تاج پہنے جگ مگ کرتا نکلا یہ دیکھ کر ابراہیم علیہ السلام مارے خوشی کے اچھل پڑے کہنے لگے ضرور یہی دنیا کا پالنے والا ہے۔ دن گزارت ہو گئی پھر ملول ہو گئے دیکھا ایک رات کی تکھوں کے آگے غور کی ... بھی ... جن نظر آیا۔ دل میں کہا کہ سورج، چاند، ستارے اور یہ مٹنے والی چیزیں محبت کے قابل نہیں ہیں۔ ان تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا حقیقی خداوند تعالیٰ ہے جو آنکھوں سے اوجھل رہتا ہے۔ جب ابراہیم علیہ السلام کے دل میں خدا کی محبت نے جوش مارا اور بُت سے بتوں کو توڑنا شروع کر دیا، لوگوں نے بڑی مخالفت کی طرح طرح کی تکلیفیں دیں لیکن خدا کی رحمت نے دشمنوں سے بچایا۔ کافروں کو شکست آپ کو فتح نصیب ہوئی۔

یہی دور آج کل قادیانیت نے پھیلا رکھا ہے لیکن حق ہمیشہ سے فاتح رہا ہے اور باطل کو شکست ہوئی ہے۔ انشاء اللہ قادیانیت بھی ایک نہ ایک دن ذلیل و خوار ہو کر مسمار ہو جائے گی اور حق دنیا پر حکومت کرے گا۔

بوجھو تو جانیں

وہ کونسی چیز ہے کہ اگر کھڑی کر دی جائے تو ختم ہو جاتی ہے۔

بوجھ: ...

(محمد یحییٰ، کراچی)

بچوں کیلئے دسواں سبق

سوال: کتنے دنوں میں پورا قرآن نازل ہوا؟

جواب: تیئس (۲۳) سال میں۔

سوال: قرآن مجید کس طرح نازل ہوتا تھا؟

جواب: حضرت جبرئیل علیہ السلام آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا دیتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے سُن کر یاد کر لیتے تھے اور کسی لکھنے والے کو بلوا کر لکھوا دیتے تھے۔

سوال: آپؐ خود کیوں نہیں لکھ لیتے تھے؟

جواب: اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے۔

بچیوں کے لیے دسواں سبق

امی وضو کر رہی ہیں

گھر کے پاس مسجد ہو تو پانچوں وقت اذان کی آواز آتی ہے، اور بچے بڑے نماز پڑھ لیتے ہیں، کان لگا کر سنو صاف آواز آ رہی ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر

یہ اذان ہے امی سب کام چھوڑ کر وضو کرنے بیٹھ گئیں، رقیہ نے سلمہ سے کہا دیکھو!! امی وضو کر رہی ہیں، امی نے ہاتھ دھوئے پہنچوں تک ۳ بار اور انگلیوں کو تر کیا،

کلی کی ۳ بار اُنگلی سے خوب دانت مانجھے اور صاف کیے

ناک میں پانی دیا ۳ بار،

منہ دھویا ۳ بار،

ماتھا، گال، ٹھوڑی سب کو پانی میں تر کر لیا۔

ابا میاں منہ دھوتے ہیں تو ڈاڑھی کا مسح کر لیتے ہیں۔

امی نے سر نہیں کھولا، کہنیاں دھوئیں۔

دائیں کہنی پر پانی بہایا ۳ بار

بائیں کہنی پر پانی بہایا ۳ بار

محمد افضل مہمند، مانسہرہ

نونہالانِ ختمِ نبوت پڑھ کر مجھے بہت خوشی ہوتی ہے میں تو کئی مہینوں سے اس کا انتظار کر رہا تھا کہ یہ صفحہ شروع ہو اور میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے واقعات پڑھ کر خوش ہوں گا۔ اب جبکہ آپ نے یہ صفحہ شروع کر دیا ہے، مجھے بہت پسند آیا اور اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری باتیں پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔

باقی ص ۲۴

بزم ختم نبوت

خوبصورت اور دلکش

صاحبزادہ اعجاز اشرف، بنڈ دادنخان

ہفت روزہ "ختم نبوت" کا تازہ شمارہ ملا۔ انتہائی خوبصورت اور دلکش پرچہ تھا۔ اور مواد کا تو جواب ہی نہیں۔ اللہ کرے آپ اپنے نیک اور پاک مقاصد میں کامیاب ہوں۔ "ختم نبوت" ان دنوں خوب جا رہا ہے۔

دلی مراد پوری کر دی،

مولوی مشتاق احمد، پرانا حاجی کیمپ کراچی

ایک حاجی عبدالعزیز صاحب میمن کے پاس ان کے دفتر حاجی کیمپ میں جو کہ میری مسجد کے قریب ہے گیا، رسالہ ختم نبوت میز پر رکھا دیکھا۔ حاجی صاحب سے کہا میرے لئے یہ رسالہ جاری کروا دیں۔ حاجی صاحب نے وعدہ فرمایا اور دوسرے ہفتہ میرے نام رسالہ موصول ہوا۔ مطالعہ کیا بڑی دلی راحت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے رسالہ ختم نبوت پوری کر دی، جب تک رسالہ پورا نہیں پڑھ لیتا، الماری میں نہیں رکھتا اور جو تقریر میں عالم کے حوالے سے مرزائیوں کی گت بناتا ہوں اور ہر سال کے رسالوں کو کتاب کی شکل میں رکھوں گا، اور مزید یہ کہ اس کے خریدار بھی بناؤں گا۔

میری خوش قسمتی

محمد عامر خان، انگلینڈ

خوش قسمتی سے میرے چچا پاکستان سے آتے ہوئے کچھ شمارے "ختم نبوت" کے لیتے آئے، رسالہ ماشاء اللہ اپنے مقصد میں مکمل کامیاب ہے۔ کسی موقع پر رسول اللہ ﷺ نے کہا تھا کہ میری امت میں ہر وقت ایک جماعت کفر کے خلاف لڑتی رہے گی یقیناً آپ لوگ اسی جماعت کا حصہ ہیں۔ خدا تعالیٰ اس کا اجر آپ کو ہزاروں گنا بڑھا کر دے۔ آمین۔ جناب مولانا غلام رسول فیروزی کا مضمون "ضرب خاتم" مجھے سب سے زیادہ پسند آیا اس کے علاوہ بھی ماشاء اللہ رسالہ اپنی مثال آپ ہے میں کوشش کر رہا ہوں کہ ایسا انتظام ہو جائے کہ ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدہ حاصل کر سکوں۔

سینٹرل جیل فیصل آباد سے سزائے موت کے قیدی میاں محمد اصغر کا خط،

رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ اس کا جس قدر شکریہ ادا کروں کم ہے۔ باقی ہائیکورٹ سے میری اپیل خارج ہو گئی ہے۔ دعاؤں کا محتاج ہوں۔ آرزو ہے، خدمت اسلام کی اور خدمت ختم نبوت کی۔ باقی گزارش ہے کہ فیصل آباد ریل بازار میں مرزائیوں کی ایک کروڑوں روپے ملکیت کی کپڑے کی دکان "مراد کلاتھ ہاؤس" جہاں سے روزانہ ہزاروں کی بچت انہیں ہوتی ہے۔ مسلمان بھائیوں سے اس دکان کا بائیکاٹ کرنے کی اپیل ہے۔

مرزائیت کی تباہی

محمد اکرم مدنی، گوردام ایریا سرگودھا

کافی عرصہ سے ہفت روزہ ختم نبوت کا مطالعہ بڑے ذوق و شوق سے کر رہا ہوں۔ رسالہ ختم نبوت کی برکت سے دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ جب سے رسالہ نکلنا شروع ہوا ہے۔ امت مسلمہ کے حوصلے بلند ہو گئے ہیں۔ جبکہ امت کا دشمن مرزائیہ ذلیل و خوار ہو رہی ہے۔ ہماری دعا ہے رسالہ اسی طرح ہمارے حقوق کی ترجمانی کرتا رہے۔

مدرسہ مظاہر علوم
لطیف آباد حیدرآباد

میں مقامی اور بیرونی طور پر کم و بیش ۲۵ طلبہ داخل ہو کر قرآن و حدیث کی روشنی میں دینی مذہبی تعلیم و تربیت حاصل کرتے ہیں۔ ہم ۱۱ افراد پر مشتمل عملہ مصروف کار رہتا ہے ضروری اور لازمی مطبخ وغیرہ کا ماہانہ خرچ تقریباً ۲۰۰۰۰ روپے ہے۔ اہل خیر حضرات کی توجہ درکار ہے۔

الداعی الی الخیر احمد اللہ خان حمیدی، مہتمم مدرسہ مظاہر علوم لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ فون: ۸۲۴۴۸

عظیم جہاد

عبدالوہاب محمد (اٹک)

ہفت روزہ ختم نبوت کا باقاعدہ مطالعہ کرتا ہوں، قادیانیت کا جس طرح تعاقب کر کے ہفت روزہ ختم نبوت عظیم جہاد کر رہا ہے۔ موجودہ دور میں قادیانیت اور فتنۂ سب صحابہ دو عظیم فتنے ہیں۔ جو ملت اسلامیہ کے لیے ناسور ہے۔ پاکستان میں جس قدر فتنہ فساد ہو رہا ہے۔ اس کی تہہ میں انہی کا ہاتھ ہے۔

بے حد خوشی

حافظ نیک محمد اعوان ——— گوجرانوالہ

رسالہ ختم نبوت پڑھ کر دل کو بے حد خوشی ہوئی۔ خدا سے دعا ہے کہ رسالہ ختم نبوت کو تا قیامت جاری رکھے اور آپ کی محنت کو قبول فرمائے اسی میں ہماری کامیابی ہے بس خدا سے دعا ہے کہ اس دینی رسالہ کو قیامت کی صبح تک قائم و دائم رکھے اور کام کرنے والوں کو خدا بہتر جزا دے۔

مراد کو سامنے پا کر خوشی ہوئی

حکیم محمد فاضل شارق ——— واگہ ضلع خوشاب

رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ قبل ازیں مجھے کئی بار یہ خیال آیا کرتا تھا کہ کاش ختم نبوت کا کوئی عالمی رسالہ ماہنامہ یا ہفت روزہ کی شکل میں ہوتا۔ یوں مراد کو سامنے پا کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ منتظمین و معاونین کو اجر عظیم سے نوازے۔ یقیناً یہ بہت بڑی دینی خدمت ہے۔ خدا کرے جلد کانے دجال خبیث کی خبیث امت راہ راست پر آ جائے اور جن کے مقدر میں ہدایت نہیں وہ نیست و نابود ہوں۔ آمین۔

سونے پہ سہاگہ

ضیاء الرحمن ——— بہاولپور

مجھے یہ رسالہ تمام ماہناموں اور ہفت روزوں سے زیادہ پسند آیا ہے۔ اس لیے کہ اس میں مضامین عام فہم ہوتے ہیں خصوصاً دشمنانِ ختم نبوت کی سرکوبی کیلئے بہت عمدہ مواد ہوتا ہے اس سے بہت ہی فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اکثر لوگ مرزائیوں کو مسلمانوں کی صف میں شمار کرتے تھے۔ یعنی ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا، عبادت و تعزیت تک میں شامل رہتے۔ لیکن ہفت روزہ ختم نبوت سے لوگوں کے عقائد درست ہونے لگے ہیں۔ حق اور باطل کا امتیاز ہو گیا ہے اور مرزائی بوکھلا گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ زنبیلِ ختم نبوت کا صفحہ سونے پہ سہاگہ ہے

میں بہت شیدائی ہوں

عبدالرحیم۔ چن ضلع خوشاب

میں ختم نبوت کا بہت شیدائی ہوں اور ختم نبوت کا رسالہ واقعی ایک اہم رسالہ ہے جو قادیانیوں کے خلاف ہے۔ میں ہر رسالے کا بہت انتظار کرتا ہوں۔ آپ نے جو زنبیلان کا صفحہ شروع کیا ہے میں اسے بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔

بہت اچھا!

محمد اشرف فریدی ——— جھنگ

رسالہ باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ اور رسالہ کا ٹائیٹل بھی بہت اچھا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسالہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔

اللہ برکت دے آمین

ندیم طاہر ——— رحیم یار خان

ہفت روزہ ختم نبوت آپ کا رسالہ ہر ہفتے باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ رسالہ ہر دفعہ جس آب و تاب کے ساتھ آتا ہے اس لیے اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اور اس کے مضامین پڑھ کر دل خوش ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس کام میں برکت دے۔ آمین۔

رسالہ تو کمال ہے

محمد فاروق شہزاد ——— ظلم آباد

خدا کی قسم جب تک رسالہ نیا نہیں آتا مجھے ہر وقت فکر لگ جاتی ہے کہ رسالہ کیوں نہیں آیا۔ میں رسالہ آنے سے پہلے بہت ہی بے چین رہتا ہوں۔ دن رات مجھے نیند نہیں آتی جب تک نیا رسالہ نہ دیکھ لوں۔ اس رسالے نے تو دن رات مرزا دجال پر لعنتوں کی بوچھاڑ کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ ایک دن ایسا وقت دکھائے گا کہ یہ رسالہ بچے بچے کے ہاتھوں میں ہوگا۔ اور اسکول بوڑھا جوان بچہ سبھی پڑھنے میں مصروف ہوں گے

رسالے بے شمار دیکھے مگر!

محمد منصور اقبال ——— کراچی

یوں تو دینی و اصلاحی رسالے بے شمار دیکھنے میں آئے مگر خاتم الانبیاء کی ختم نبوت پر رسالہ "ختم نبوت" اپنی مثال آپ ہے جہاں دجال اکبر کی "ٹریٹ منٹ" کی جاتی ہے وہاں ختم نبوت پر ٹھوس اور مستند دلائل بھی پیش کیا جاتا ہے۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم (رجسٹرڈ) مانسہرہ کا پہلا سالانہ

جلسہ "دستار بندی"

زیر صدارت شیخ العرب والعجم مخدوم العلماء جناب حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منعقد ہو رہا ہے جس میں علاقہ بھر کے جید علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔

بتاریخ ۱۸ شعبان المعظم ۱۴۰۷ھ بروز ہفتہ مطابق ۱۸ اپریل ۱۹۸۷ء بعد از نماز ظہر

مختصر تعارف: مدرسہ عربیہ قاسم العلوم حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کے اسم گرامی سے منسوب ہے اور مخدوم العلماء حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی زیر سرپرستی عرصہ تین سال سے مانسہرہ شہر میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہا ہے جس میں تقریباً پانچ اساتذہ کرام شعبہ حفظ و ناظرہ و درس نظامی کے تدریسی کام میں مصروف ہیں اور مقامی طلبہ کے علاوہ ۲۵ غیر مقامی طلبہ زیر تعلیم ہیں جن کی تمام ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے۔ مدرسہ فی الحال ایک کرایہ کی عمارت میں چل رہا ہے۔ مدرسہ کی اس ضرورت کے پیش نظر بعض مخیر حضرات نے دو پلاٹ خرید کر ہدیہ کیے ہیں۔ ایک تین کنال کا پلاٹ جنرل بس سٹینڈ کے قریب واقع ہے جبکہ دوسرے پلاٹ پر مدرسہ کی تعمیر جاری ہے۔ ۸ کمرہ جات کی دیواریں مکمل ہو چکی ہیں ابھی چھت کا کام باقی ہے جو کہ اہل ثروت اور مخیر حضرات کی خصوصی توجہ کا متقاضی ہے۔

مدرسہ کا اکاؤنٹ نمبر ۱۵۵۹ الائیڈ بینک آف پاکستان مانسہرہ برانچ ہے

منجانب: منتظمہ کمیٹی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم (رجسٹرڈ) مانسہرہ

تحریک ختم نبوت ایک جائزہ

زاہد منیر عامر

یہ تحریک بظاہر ختم ہو گئی لیکن جیلوں سے رہائی کے بعد سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کے رفقاء نے ایک خالصتاً غیر سیاسی، مذہبی تنظیم مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے قائم کی جس کا اولین مقصد عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ قرار دیا گیا۔ اس تنظیم نے مختلف صورتوں میں تحریک ختم نبوت کو زندہ رکھا ہر چند کہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکی لیکن اس نے تحریک پر نہایت دوررس اور گہرے اثرات مرتب کیے یہی وجہ تھی ۱۹۷۴ء میں تحریک ایک مرتبہ پھر شروع ہو گئی اس تحریک کا نقطۂ آغاز ربوہ ریلوے اسٹیشن کا وہ واقعہ تھا جس میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے سیر و سیاحت کے لیے جانے والے طلباء کو قادیانی نوجوانوں نے ریلوے بوگیوں میں زدوکوب کیا اور ان سے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگانے کا بدلہ چکوایا اس واقعہ پر پورے ملک میں احتجاج و اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ لاہور میں علماء اور دانشوروں کی ایک میٹنگ میں صورت حال کا جائزہ لیا گیا اور عوامی احتجاج کو کنٹرول کرنے کے لیے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت قائم کی گئی جس میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء اور مختلف زعماء شامل تھے اس تحریک کی قیادت شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ فرما رہے تھے جبکہ عبدالستار خان نیازی نے مجلس عمل کے نائب صدر کے فرائض سرانجام دیے

مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں تحریک ۳۱ مئی ۱۹۷۴ء سے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء تک پورے جوش و خروش اور ولولے کے ساتھ جاری رہی ملک بھر میں جلسے جلوسوں اور قادیانیوں کے اقتصادی و معاشرتی بائیکاٹ کے ذریعے عوام نے قادیانیت سے متعلق اپنے جذبات کا بھرپور اظہار کیا اس دوران واقعہ ربوہ کی تحقیقات کے لیے ایک خصوصی عدالتی ٹریبونل قائم کیا گیا جس نے مختلف اشخاص کے بیانات جن میں مرزا ناصر احمد ربوہ بھی شامل تھے قلمبند کیے قومی اسمبلی کے خصوصی اجلاس میں بھی مرزا ناصر احمد کو اپنا موقف پیش کرنے کا پورا موقع فراہم کیا گیا۔ اس دوران مولانا مفتی محمود نے پارلیمانی سطح پر ناقابل فراموش خدمات سرانجام دیں اور بالآخر دو ماہ کے اٹھائیس اجلاسوں میں مجموعی طور پر چھیانوے گھنٹے کی بحث و تمحیص اور گیارہ روز تک مرزا ناصر احمد پر بیالیس گھنٹے اور لاہوری شاخ کے امیر پر سات گھنٹے کی جرح کے بعد پاکستان کی منتخب قومی اسمبلی نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو شام ۴ بجکر ۳۵ منٹ پر ملت اسلامیہ کا پون صدی پرانا مسئلہ نمٹاتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور اس مقصد کے لیے آئین ۱۹۷۳ء کی دفعہ ۱۰۶ (۳) اور دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم کر دی گئی

یہ فیصلہ دراصل مسلمانان برصغیر کی اس عظیم جدوجہد کا ثمر تھا جس میں ہزاروں افراد نے عشق مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے سرشار ہو کر شمع رسالت ﷺ کے تحفظ کے لیے اپنی زندگیوں کو وقف کر دیا اور قادیانی امت کے تعاقب و احتساب کو دنیاوی اغراض، ستائش کی تمنا اور صلے کی پروا سے بے نیاز ہو کر اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت کا یہ اعجاز کبھی فراموش نہیں کیا جا سکے گا کہ اس کے طفیل مسلمانوں کے وہ فرقے جو بعض مواقع پر آپس میں متحارب و معاند گروہوں کی حیثیت رکھتے تھے ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے یک جان ہو گئے اور اس پلیٹ فارم سے دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث، شیعہ اور سنی کی قید کے بغیر اتحاد کی جو کوئی جس فرقے سے متعلق تھا اس نے اپنی فرقہ وارانہ حیثیت کو ناموس رسالت ﷺ کے نام پر قربان کر دیا اور ختم نبوت کی تحریک کو وہ آواز اور قوت عطا کی جس نے بالآخر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دلوا کر دم لیا یہ اتحاد و اشتراک فکر و عمل کا نتیجہ تھا کہ آج جو لوگ ۷۴ء کی ترمیم پر سیاسی مصلحتوں کے تحت چھینٹے اڑانے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اس وقت وہ بھی اس تحریک کے ہمنوا تھے مسٹر حنیف رامے نے جو اس وقت پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے ۹ اگست ۷۴ء کو کوئٹہ میں اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے ختم نبوت کے مسئلہ کو عالم اسلام کا مشترکہ مسئلہ قرار دیا تھا جناب اصغر خان نے ۹ جون ۷۴ء کو اپنی جماعت کو ہدایت کی تھی کہ وہ قادیانیوں کے خلاف جدوجہد میں بھرپور حصہ لے اور انہوں نے ۱۴ جون کو اعلان کیا تھا کہ اگر ہم برسراقتدار آ گئے تو قادیانیوں کا مسئلہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیں گے ولی خان نے قومی اسمبلی کے فیصلے سے اتفاق کرتے ہوئے اس پر اپنے دستخط ثبت کیے تھے اور اس فیصلہ پر اظہار مسرت کے طور پر بھٹو مرحوم سے پرجوش انداز میں بغل گیر ہو کر انہیں مبارکباد دی تھی

آج ان لوگوں کی قلابازیوں پر سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

؎ بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

بقیہ: نونہالان ختم نبوت

حبیب احمد مجاہد، ننکانہ صاحب

سب سے پہلے بچوں کا صفحہ شروع کرنے پر مبارکباد قبول کیجیے۔ آپ کو بطور میرے تمام ننھے قارئین ساتھیوں کو بھی یہ بہت مبارک باد قبول ہو۔ ہمارا مطالبہ پورا کرنے پر آپ کا شکریہ۔ ہم باقاعدہ رسالہ لیتے ہیں، ہر رسالہ پہلے سے بڑھ کر ہوتا ہے۔

قادیانی اسرائیلی فوج میں

مرزا غلام احمد قادیانی

نے کہا تھا کہ وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے اس لیے اس نے اور اس کی جماعت نے اندرون و بیرون ملک ہمیشہ امریکی اور برطانوی سامراج کے مفاد میں کام کیا۔ چنانچہ آج مرزائیوں کے تعلقات اہل اسلام کے روحانی و علمی مراکز مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ، بغداد اور قاہرہ کی بجائے واشنگٹن، لندن، تل ابیب سے ہیں اور بین الاقوامی طور پر یہ اسلام کی بجائے یہود و نصاریٰ کے گماشتے ہیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

جو اتحاد اسلامی کی علمبردار اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے لیے سرگرم عمل ہے، کی کوششوں سے تمام عالم اسلام مرزائی تحریک سے خبردار ہو کر اسے دائرہ اسلام سے خارج کر چکا ہے۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری، امیر مجلس تحفظ ختم نبوت اور ان کے زیر سایہ مبلغین تحفظ ختم نبوت کے تبلیغی دوروں نے مرزا غلام احمد کا نبوت، مسیحیت، مہدویت کا لبادہ اتار کر اسے بحیثیت برطانوی امریکی سامراج کے گماشتہ کو ایشیا، یورپ، افریقہ و عرب ممالک میں ننگا کر دیا ہے۔ ذیل میں ایک اہم خطرناک اقتباس کا مطالعہ فرمائیے:۔

مولانا ظفر احمد انصاری ایم این اے کا اہم انکشاف

س: اسرائیلی فوج میں "احمدیوں" کی موجودگی ایک خوفناک انکشاف ہے۔ یہودیوں اور "احمدیوں" میں اس تعاون کی کیا تفصیل ہے اور آپ اسے پاکستان کی قومی اسمبلی میں کیوں زیر بحث لانا چاہتے ہیں؟

ج: پاکستان مسلم مملکت ہے اور یہودی ہر مسلم مملکت کو نیست و نابود کرنے کا عہد کر چکے ہیں۔ وہ اس کے لیے ہر ذریعے اور واسطے کو استعمال میں لا رہے ہیں۔ اور ان کے آلہ کار بننے والوں میں یہ مرزائی یا قادیانی بھی شامل ہیں جو اپنے آپ "احمدی" کہتے ہیں۔ اسرائیل یہودی صیہونیت کا ہتھیار ہے۔ جس کے ذریعے یہودی عالم اسلام کو زیر کرنا چاہتے ہیں۔ ۱۹۷۲ء تک اسرائیل میں موجود "احمدیوں" کی تعداد چھ سو تھی جن پر اسرائیلی فوج میں "خدمت" کے دروازے کھول دیئے گئے تھے۔ یہ تفصیل پولیٹیکل سائنس کے یہودی پروفیسر آئی ٹی نعوفی کی کتاب "اسرائیل اے پروفائل"

"ISRAEL A PROFILE"

کے صفحہ نمبر ۵۰ پر موجود ہے۔ یہ کتاب پال مال لندن سے ۱۹۷۲ء میں چھپی ہے۔ دلچسپ چیز یہ ہے کہ اس کتاب کے صفحہ ۵۰ پر واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ عربوں پر یہ پابندی اب بھی ہے کہ وہ کسی سرحدی گاؤں میں نہیں رہ سکتے اور اسرائیلی فوج میں بھرتی بھی نہیں ہو سکتے۔ اس کتاب کے صفحہ ۵۰ پر یہ بھی موجود ہے کہ یہ "احمدی" پاکستان سے ہیں۔ ایک مسلمان بالخصوص پاکستانی مسلمان کے لیے یہ بات بڑی بھی انتہائی اضطراب کا موجب ہے کہ ان "احمدیوں" کو پاکستانی قرار دیا گیا ہے۔ اس لیے بھی یہ تحریک التوا کے ذریعے اسے پاکستان کے مقتدر ترین ایوان میں زیر بحث لانا چاہتا ہوں۔

س: آپ اس تحریک التوا میں حکومت کی توجہ کن پہلوؤں پر مبذول کرانا چاہتے ہیں؟

ج: میں قوم کو بھی آگاہ کرنا چاہتا ہوں اور حضرات اقتدار سے بھی دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ انہیں بھی معلوم ہے کہ "احمدی" دنیا کے کسی خطے میں بھی ہوں اپنے خلیفہ کے حکم پر کام کرتے ہیں۔ اس "خلیفہ" کا ہیڈ کوارٹر پاکستان کے قصبے ربوہ میں ہے۔ اگر اسرائیل میں رہنے والے "احمدیوں" کو ربوہ سے یہ ہدایت ہے کہ عرب ممالک پر قبضے اور انہیں تاراج کرنے میں اسرائیل کی مدد کریں، اور جیسا کہ جنگ ۱۹۶۷ء کے زمانے کے اخبارات میں آیا کہ اسرائیلی پاکستان کو بھی ختم کرنا چاہتے ہیں اور پاکستان کے خلاف جس دشمنی اور نفرت کا اظہار بابائے اسرائیل بن گوریان نے کیا تھا۔ اس کے پیش نظر کیا یہ اندیشہ صحیح نہ ہوگا کہ اسرائیل جیسے "احمدیوں" کو عربوں کے خلاف استعمال کر رہا ہے۔ انہیں پاکستان کے خلاف آسانی سے استعمال کرے گا۔ جب کہ "احمدیوں" کے "خلیفہ" کا ہیڈ کوارٹر یہیں ہے۔ یہ بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آخر چھ سو "احمدی" پاکستان سے اسرائیل کس راستے سے گئے اور کب پہنچے؟ کیا اب یہ "احمدی" پاکستان کی شہریت رکھتے ہیں؟ ان کے پاس دوہری شہریت تو نہیں؟ ان میں سے کتنے پاکستانی پاسپورٹ لے گئے ہیں؟ کیا وہ پاکستانی پاسپورٹ پر گئے اور پھر اسرائیل بھاگ گئے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں ہماری وزارت خارجہ اور پاسپورٹ جاری کرنے والی وزارت داخلہ کو کیا علم ہے اور کیا علم نہیں ہے؟ کیا ان "احمدیوں" کی وہاں روک تھام کی جا رہی ہے کیونکہ ان کے پاکستانی کہلانے سے عربوں سے ہمارے تعلقات مجروح ہو سکتے ہیں۔ حکومت پاکستان کو اس صورت حال (CLARIFICATION) کی صفائی کرنا چاہیے۔

س: اسرائیل کے عربوں کے خلاف عزائم ہیں تو ایسے ہی ناپاک عزائم ہمارے بارے میں بھی ہیں؟

ج: جی!! (بہت لمبی سی "جی") جس پر میں زور دینا چاہتا ہوں۔ ۱۹۶۷ء میں اسرائیل کی توسیع پسندی اور بیت المقدس پر غاصبانہ قبضے کے بعد پاکستان میں رد عمل پیدا ہوا تھا اس نے یہودیوں کے دل و دماغ کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ چنانچہ بابائے اسرائیل بن گوریان نے ۱۹۶۷ء میں عرب اسرائیل جنگ کے بعد پیرس کی سوربون یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ (جس کی رپورٹ ۹ اگست ۱۹۶۷ء کو صیہونی رسالہ "جیوئش کرانیکل" میں چھپی تھی۔ بابائے اسرائیل نے جنگ کرتے ہوئے کہا تھا) "عالمی صیہونی تحریک کو پاکستان کے خطرے سے لاپرواہی نہیں برتنی چاہیے اور اب پاکستان اس کا پہلا نشانہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہ نظریاتی مملکت ہمارے وجود کے لیے خطرہ ہے سارے پاکستانی یہودیوں سے نفرت کرتے ہیں اور عربوں سے محبت کرتے ہیں۔ عربوں کے لیے یہ محبت ہمارے لیے خود عربوں سے بھی بڑھ کر خطرناک ہے۔ اسی خاطر عالمی صیہونیت کے لیے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ اب پاکستان کے خلاف فوری اقدام کیا جائے۔ جہاں تک ہندوستانی سطح مرتفع کے باشندوں کا تعلق

باقی صفحہ [illegible] پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام صوبہ سندھ میں ختم نبوت کانفرنسیں

امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ کا دورۂ سندھ

رپورٹ : عبدالرؤف آف جتوئی

ٹنڈو آدم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سندھ میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنسوں کا آغاز ٹنڈو آدم سے ہوا۔ اس کانفرنس کا انتظام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے روح رواں جناب مولانا احمد میاں حمادی نے کیا۔ یہ دو روزہ کانفرنس تھی اور اس کے تین اجلاس ہوئے تھے۔ پہلا اجلاس ۱۶ مارچ کو ہوا جس کی صدارت مولانا احمد میاں حمادی نے کی۔ اجلاس کا آغاز قاری عبدالرحمن کی تلاوت سے ہوا۔ اس کے بعد عبدالرحیم ساجد نے نعت شریف پڑھکر سنائی۔ سب سے پہلے مولانا نور احمد قادری نے اتفاق و اتحاد پر بیان فرمایا اس کے بعد مولانا عبدالرؤف مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ پر زور دیا اور حکومت سے ختم نبوت کے سلسلہ میں کیے ہوئے وعدوں پر عملدرآمد پر زور دیا۔ اس کے بعد مولانا جمال اللہ الحسینی نے مرزائیت کی سازشوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ مولانا جمال اللہ الحسینی کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے مسئلہ ختم نبوت پر سیر حاصل خطاب فرمایا۔ اس کے بعد مولانا اللہ وسایا ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت نے مفصل اور مدلل قادیانیت کا پوسٹمارٹم کیا۔ مولانا احمد میاں حجازی کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس اگلے روز ۱۷ مارچ کو ظہر کے بعد ہوا جس سے مولانا مولانا عبدالحمید لنگڑی نے خطاب فرمایا

تیسرا اور آخری اجلاس حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی صدارت میں ہوا۔ اس اجلاس کے اسٹیج سیکرٹری مولانا عبدالرؤف مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تھے۔ اجلاس کا آغاز قاری عبدالرحمن کی تلاوت سے ہوا اور سندھی بچوں نے مرزائیت کے خلاف نظم پڑھی اور خوب داد لی اس کے بعد عبدالرحیم ساجد نے نعتیہ کلام پیش کیا اجلاس سے مولانا محمد مجد نے خطاب فرمایا فرقہ واریت اور قوم پرستی کے خلاف آپ نے تقریر کی اور مسلمانوں کو متحد و متفق رہنے پر زور دیا بعد میں مسئلہ ختم نبوت پر مولانا حفیظ الرحمن رحمانی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم نے خطاب فرمایا اور اس کے بعد مولانا نذیر احمد بلوچ مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد ڈویژن نے سندھ میں قادیانیوں کی سازشوں سے مسلمانوں کو روشناس کرایا۔ مولانا نذیر احمد بلوچ کے بعد مولانا محمد میاں حمادی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبات پر حکومت کو عملدرآمد کرانے کے سلسلہ میں پر زور خطاب فرمایا اور اس سلسلہ میں قرار دادیں پیش کیں۔ بعد میں مولانا دوست محمد نواب شاہ نے مسئلہ ختم نبوت پر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ اور ان کے رفقاء کی خدمات کا ذکر کیا۔ آخر میں مولانا محمد لقمان علی پوری نے مفصل خطاب فرمایا جس میں اکابرین کی قربانی۔ مرزائیت کی ریشہ دوانیاں اور ان کا سدباب۔ عقیدہ ختم نبوت کیلئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کا ذکر کیا حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نے آخر میں دعا فرمائی

حیدرآباد دفتر میں امیر مرکزیہ مدظلہ کے اعزاز میں استقبالیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد اور کوٹری کی طرف سے امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا جس میں حیدرآباد کے معززین اور دینی اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ مولانا نذیر احمد بلوچ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام سے حاضرین کو روشناس کرایا۔

گوٹھ نبی بخش ۱۹ مارچ دن کو گوٹھ نبی بخش میں حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ تشریف لے گئے بعد نماز ظہر مولانا اللہ وسایا صاحب نے خطاب فرمایا اور حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے دعاء فرمائی۔

ٹنڈو غلام علی گوٹھ نبی بخش سے واپس پہنچنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو غلام علی کے کارکنوں نے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کا والہانہ استقبال کیا۔ کارکنان ختم نبوت ٹنڈو غلام علی نے کانفرنس سے قبل شہر میں بینرز لگائے ہوئے تھے جن پر درج تھا شیزان کا بائیکاٹ کرو۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کرو۔ قادیانیوں کو کلمہ طیبہ کے استعمال سے روکا جائے۔ مولانا اسلم قریشی کے اغوا کے سلسلے میں مرزا طاہر کو وطن بلاکر پھانسی دیجائے۔
اس کانفرنس کی صدارت حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے فرمائی۔ اس سے مولانا لقمان علی پوری۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری۔ مولانا نذیر احمد بلوچ۔ مولانا احمد میاں حمادی

میں ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبدالرؤف نے انجام دیئے۔ کانفرنس سے مولانا محمد لقمان علی پوری۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری۔ مولانا اللہ وسایا۔ مولانا نذیر احمد بلوچ۔ مولانا احمد میاں حمادی۔ مولانا جمال اللہ الحسینی۔ مولانا حفیظ الرحمن نے خطاب فرمایا مقررین نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت، قادیانیوں کی سازشوں اور اس کے سدباب، شیزان قادیانی مشروب کے بائیکاٹ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے کا مطالبہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارہائے نمایاں پر خطاب فرمایا نعتیہ کلام ملک غلام فرید اور عبدالرحیم ساجد نے پیش کیا

کوٹری میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا سنگ بنیاد

میر پور خاص (نمائندہ ختم نبوت) امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے کوٹری میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کا سنگ بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھا۔ اس موقعہ پر حیدرآباد ڈویژن کوٹری سے مجلس کے کارکنوں اور معززین شہر و علماء کرام نے شرکت کی ۱۸ مارچ کی کانفرنس کا اہتمام مولانا فیض اللہ صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیا۔

یہ اجلاس امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب کی صدارت

مولانا اللہ وسایا۔ مولانا جمال اللہ الحسینی۔ مولانا حفیظ الرحمٰن رحمانی نے خطاب فرمایا۔

کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت ضلع بدین میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی شرارتوں کا نوٹس لے۔ تمام مقررین نے ختم نبوت۔ حیات مسیح۔ کذب مرزا کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ یہ سلسلہ رات بھر جاری رہا۔ آخر میں امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے دعا فرمائی۔

کنری پاک کنری پاک ہو کر رہوتا نی ہے اور جہاں قادیانیوں نے اپنی سٹیشن قائم کی ہوئی ہے اور ربوہ کنری کی آمدنی سے چل رہا ہے۔ کنری میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انتظام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ختم نبوت یوتھ فورس کے نوجوانوں نے کیا ۲۰/۲۱ مارچ کو ختم نبوت کانفرنس کنری کے چار اجلاس ہوئے پہلا اجلاس قبل از جمعہ ہوا جس سے مولانا عزیز الرحمان صاحب نے خطاب فرمایا۔ اور دوسرا اجلاس بعد نماز جمعہ ہوا جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا حفیظ الرحمان مولانا جمال اللہ الحسینی نے خطاب فرمایا۔ رات کو بعد نماز عشاء تیسرا اجلاس ہوا جس سے مولانا نذیر احمد بلوچ۔ مولانا اللہ وسایا صاحب۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور سجاولی۔ مولانا عبید اللہ سندھی نے خطاب فرمایا۔ علماء کرام نے شیزان قادیانیوں کے مشروب کا بائیکاٹ۔ کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کے برطرف کرنے کا مطالبہ کیا اور مسلمانوں سے قادیانی اور قادیانی نوازوں سے ہوشیار رہنے کیلئے کہا۔ رات گئے تک یہ اجلاس جاری رہا۔ حضرت اقدس خواجہ خان محمد مدظلہ کی دعا پر یہ اجلاس ختم ہوا۔

آخری اجلاس میں ملک کے نامور خطیب مولانا محمد لقمان علی پوری نے مفصل خطاب فرمایا اور قادیانیت کا خوب پوسٹ مارٹم کیا۔

ڈگری ۲۲ مارچ کو ڈگری ختم نبوت کے اجلاس سے مولانا محمد لقمان علی پوری۔ مولانا نذیر احمد بلوچ۔ مولانا جمال اللہ الحسینی۔ مولانا عبدالرؤف۔ مولانا اللہ وسایا۔ مولانا حفیظ الرحمٰن رحمانی مولانا اکرام الحق خیری مولانا عبید اللہ سندھی نے خطاب فرمایا۔ علماء کرام نے قادیانیت کے خلاف جہاد کی اہمیت پر زور دیا اور ٹنڈو غلام علی کے کارکنان ختم نبوت پر جھوٹے مقدمات واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ اور ایس ایچ او ٹنڈو غلام علی اور ڈی ایس پی ماتلی کی معطلی کا مطالبہ کیا اور کہا کہ ختم نبوت کے پروانے جھوٹے مقدمات سے مرعوب نہیں ہوتے اس اجلاس کی صدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈگری مولانا غلام غوث نے کی۔ آخر میں مولانا محمد لقمان علی پوری نے دعا فرمائی۔

ماتلی سندھ میں ختم نبوت کانفرنسوں کا آخری اجلاس ماتلی میں ہوا جس کو ماتلی کے ڈی ایس پی کی ایماء پر کارکنان ختم نبوت ٹنڈو غلام علی پر سات جھوٹے مقدمات ہوئے۔ اس لئے علماء کا جوش قابل دیدنی تھا۔ اجلاس کی صدارت مولانا غلام غوث نے کی سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا نذیر احمد بلوچ نے سرانجام دیئے۔ مولانا موصوف نے ڈی ایس پی کے خلاف مجمع کو خوب گرمایا۔ علماء کرام نے بھی بڑھ چڑھ کر خطاب فرمایا۔ اور انتظامیہ کو واشگاف الفاظ میں بتادیا کہ شمع ختم نبوت کے پروانوں کے خلاف جو طاقت ٹکرائے گی پاش پاش کر دی جائے گی۔ اجلاس سے مولانا عبدالغفور قاسمی سجاول والوں نے مفصل اور مدلل خطاب فرمایا۔ قادیانیوں اور قادیانی نوازوں کو خبردار کیا کہ سندھ کے غیور مسلمان قادیانیت کی لاش کو دفنا کر دم لیں گے۔ اور اگر قادیانی باز نہ آئے تو ربوہ تک اکبر کی سنت زندہ کی جائیگی۔ اجلاس سے مولانا عبدالرؤف۔ مولانا اللہ وسایا۔ مولانا محمد قاسم گوٹھ پی۔ مولانا حفیظ الرحمٰن رحمانی۔ مولانا محمد یسین۔ مولانا محمد ادریس۔ مولانا غلام محمد نے خطاب کیا یہ اجلاس شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

●●

مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو غلام علی کے کارکنوں پر جھوٹے مقدمات

ایس ایچ او ٹنڈو غلام علی اور ڈی ایس پی ماتلی کی قادیانیت نوازی

(رپورٹ عبدالرؤف) ۱۸ مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ٹنڈو غلام علی میں ختم نبوت کانفرنس کے موقعہ پر امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ تشریف لائے آپ کے ہمراہ مولانا محمد لقمان علی پوری مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا نذیر احمد بلوچ، مولانا اللہ وسایا مولانا محمد میاں حمادی مولانا جمال اللہ الحسینی مولانا حفیظ الرحمٰن رحمانی تھے۔

ٹنڈو غلام علی کے کارکنوں نے امیر مرکزیہ مدظلہ اور مجلس کے مرکزی رہنماؤں کا پرجوش استقبال کیا اور جلوس کی شکل میں انہیں قیام گاہ پر لے کر جا رہے تھے کہ راستے میں عبدالقدیر قادیانی اپنی دکان سے باہر استقبال کرنے والوں کا مذاق اڑا رہا تھا جلوس میں سے کسی عبدالقدیر کے ایجنٹ نے اس کی طرف بوتل پھینکی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے حالات پر قابو پایا اور آگے چلے گئے مگر بعد میں ایس ایچ او ٹنڈو غلام علی نے ڈی ایس پی ماتلی کے ایماء پر قادیانیت نوازی کا ثبوت دیتے ہوئے مجلس کے آٹھ کارکنوں محمد یعقوب ہزاروی۔ محمد حبیب اللہ پٹھان۔ غلام فرید میمن علی نواز میمن حافظ نذیر میمن ڈاکٹر منصور علی میمن۔ علی محمد لوہار۔ محمد شریف سہتو پر سات دفعات لگا کر جھوٹے مقدمات قائم کر دیئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مولانا محمد میاں حمادی مولانا نذیر احمد بلوچ مولانا عبدالرؤف مولانا جمال اللہ الحسینی۔ مولانا حفیظ الرحمٰن رحمانی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ کارکنان ختم نبوت ٹنڈو غلام علی پر جھوٹے مقدمات ختم کیے جائیں اور ایس۔ ایچ۔ او ٹنڈو غلام علی اور ڈی ایس پی ماتلی کو فی الفور معطل کیا جائے

دارالعلوم حنفیہ اورنگی ٹاؤن میں ایک تقریب

کراچی۔ یہاں مدرسہ دارالعلوم حنفیہ اورنگی ٹاؤن میں ایک دعائیہ تقریب منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب حضرت مولانا مفتی احمد الرحمان مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر تھے۔ مہتمم مدرسہ مولانا فیض اللہ آزاد نے دعائیہ تقریب کے بعد علماء کرام کے اعزاز میں ایک پر تکلف ظہرانہ دیا۔

رحیم یار خان میں دو روزہ ختم نبوت کانفرنس اور دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا افتتاح

مولانا محمد مکی، امیر مرکزیہ مولانا خان محمد مدظلہ کا استقبال

رحیم یار خان جامع مسجد فاروق اعظم بلاک نمبر ۲۰ میں دو روزہ ختم نبوت کانفرنس ۱۳، ۱۴ مارچ ۱۹۸۷ء کو منعقد ہوئی جس کے کل تین اجلاس ہوئے۔ پہلا اجلاس قبل از جمعہ منعقد ہوا۔ جس سے سندھ اسمبلی کے ممبر مولانا محمد زکریا، مفتی محی الدین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے خطاب کیا۔ سٹیج سیکرٹری مولانا قاری حماد اللہ شفیق تھے۔ خطبہ جمعہ حرم کعبہ کے شیخ التفسیر مولانا محمد مکی حجازی نے ارشاد فرمایا۔ حاضری عدیم المثال تھی۔ جامع مسجد و مدرسہ فاروق اعظم اور سڑک تک لوگوں نے صفیں باندھ رکھی تھیں۔

اس سے قبل جب اٹھارہ سال حجاز مقدس کے قیام کے بعد پہلی بار مولانا محمد مکی حجازی خیبر میل کے ذریعہ رحیم یار خان تشریف لائے تو عوام کی بہت بڑی تعداد نے آپ کا والہانہ استقبال کیا اور تاریخی جلوس کی شکل میں آپ کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں لایا گیا۔ جمعہ کے بعد امیر مرکزیہ مولانا خان محمد۔ مولانا محمد مکی حجازی مولانا عزیز الرحمن جالندھری مولانا قاری حماد اللہ۔ مولانا عبدالصبور ڈار۔ مولانا محمد احمد۔ مولانا قاضی عزیز الرحمن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان۔ مولانا بشیر احمد حامد حصاروی۔ مولانا حافظ محمد اکبر۔ مولانا اللہ بخش رضوی غرضیکہ تمام مکاتب کے علماء و مشائخ کے خطباء نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے ملکیتی دفتر کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی جو سرکلر روڈ پر حال ہی سولہ لاکھ کے زر کثیر کے صرف سے تعمیر ہوا ہے۔ دفتر کی جگہ سابق ڈی سی رحیم یار خان چوہدری محمد ایوب۔ بلدیہ رحیم یار خان کے چیئرمین جناب میاں عبدالخالق اور کونسلر صاحبان کے تعاون خاص سے عالمی مجلس کو حاصل ہوئی۔ اس کی تعمیر میں مولانا محمد محمد مبلغ عالمی مجلس۔ مولانا قاضی عزیز الرحمن۔ مولانا قاری حماد اللہ شفیق کی بھرپور کوششوں اور رحیم یار خان کے عوام و خواص استطاعت و عامۃ المسلمین کی خصوصی دلچسپی سے مکمل ہوئی۔ موجودہ اے سی رحیم یار خان اپنے گرامی قدر رفقاء سمیت دفتر کی عمارت دیکھنے کیلئے تشریف لائے موجودہ ڈی سی و ایس پی نے مبارکباد کے پیغام بھجوائے۔ مولانا محمد مکی حجازی۔ حضرت امیر مرکزیہ خواجہ خان محمد۔ مولانا عزیز الرحمن چیئرمین بلدیہ میاں عبدالخالق جب دفتر کی دوسری منزل میں کھڑے ہوئے اور دعاء کیلئے ہاتھ اٹھائے تو سڑک پر حاضرین کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر میں نعروں سے فضا میں ارتعاش کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ رات عشاء کے بعد دوسرا اجلاس منعقد ہوا حضرت امیر مرکزیہ نے صدارت فرمائی مہمان خصوصی محمد مکی حجازی کے علاوہ مولانا عزیز الرحمن جالندھری۔ خانقاہ موسیٰ زئی شریف کے صاحبزادہ محمد سعید نے خطاب فرمایا۔

تیسرا اجلاس بعد از عشاء منعقد ہوا جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا اللہ وسایا اور خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی نے پرمغز خطاب کیا۔ مقررین نے قادیانیوں کی ملک و اسلام دشمنی۔ ان کے مکروہ عقائد و عزائم سے عوام کو باخبر کیا۔ مولانا محمد اسلم قریشی کیس کے حل اور ارتداد کے شرعی نفاذ کیلئے بھرپور مطالبہ کیا گیا۔

مولانا عبدالرؤف کا دورۂ سندھ

گذشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالرؤف نے حیدرآباد ڈویژن کا تفصیلی دورہ کیا۔ آپ نے حیدرآباد، ٹنڈو غلام علی، ٹنڈو باگو، ماتلی، کنری، ڈگری، بدین، عمرکوٹ، سامارو، میرپور خاص میں مختلف مقامات پر مسئلہ ختم نبوت، جہاد، قادیانیت [illegible] شیزان قادیانی مشروب کا بائیکاٹ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کا اندرون اور بیرون ملک کام اور حکومت کی قادیانیوں کے بارے میں سردمہری مولانا محمد اسلم قریشی اغوا کے بارے میں حکومت کی مجرمانہ غفلت پر بیان فرمایا۔

ایک قادیانی کی درخواست ضمانت مسترد

گوجرانوالہ (نمائندہ ختم نبوت) ایڈیشنل سیشن جج گوجرانوالہ مسٹر عطاء الحسن ملک نے آج تتلے عالی کے مشہور قادیانی مقدمہ کے ملزم ہدایت اللہ کی درخواست ضمانت فریقین کے وکلاء کی بحث سننے کے بعد مسترد کر دی۔ مسلمانوں کی طرف سے سیاسی رہنماؤں اور قانون دان مسٹر نوید انور نوید اور خان محمد ابرار جو کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے لیگل ایڈوائزر ہیں پیش ہوئے نوید انور نوید نے قانونی نکات کی تشریح کی جب کہ قادیانی کی طرف سے ملک محمود ایڈووکیٹ پیش ہوئے مسٹر نوید انور نوید ایڈووکیٹ نے بحث کرتے ہوئے کہا کہ ملزم ہدایت اللہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سرعام علمائے کرام کی موجودگی میں گستاخی کی ہے اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵-سی کے تحت اس جرم کی سزا موت ہے لہٰذا ملزم ضمانت کا مستحق نہیں یاد رہے کہ کچھ عرصہ قبل ہدایت اللہ قادیانی نے تتلے عالی میں مولانا محمد حنیف اور دیگر علمائے کرام کی موجودگی میں شان رسالت کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کئے تھے۔ جس پر پولیس نے ملزم کے خلاف مقدمہ درج کیا تھا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت اورماڑہ مکران کے عہدیداران

اورماڑہ (نمائندہ ختم نبوت) یہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مندرجہ ذیل عہدیدار مقرر ہوئے۔ سرپرست مولانا عبدالغفور واشی مہتمم مدرسہ عربیہ دارالتجوید، صدر مجاہد یوسف بلی، نائب صدر دوست محمد سردار، پریس سیکرٹری محمد امین، جنرل سیکرٹری حبیب سجاد، جوائنٹ سیکرٹری طاہر سردار، پریس سیکرٹری محمد امین ہاشمی، آفس سیکرٹری ساجد علی، سوالی عبدالرحیم خازن، پنجیشیر ناظم دفتر، ارکان شوریٰ محمد ہاشم سردار، خدا بخش مرزا، بجار بوسی، سوالی چاکر، میر نبی رمضان، محمد رمضان، نبی بخش محمد نور، رسول بخش طاہر، محمد اسمٰعیل عبدالغنی، بجار دلوش، عباس اسمٰعیل، مولانا اظہر الدین، حاجی دین محمد

آہ چوہدری محمد شفیع کمبوہ

(رحیم یار خان) ضیاء میڈیکل کے پروپرائٹر چوہدری محمد شفیع کمبوہ والد چوہدری شہاب الدین پچھلے دنوں مختصر علالت

کے بعد انتقال کر گئے۔ موصوف دینی حلقوں میں بڑے احترام کا درجہ رکھتے تھے۔ سوائے انتقال کے دن کے باقی تمام عمر ان کی نماز باجماعت مسجد میں حاضری کا کبھی ناغہ نہیں ہوا۔ موصوف کے تمام صاحبزادگان صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دینی مزاج کے حامل ہیں۔ ان کے ایک صاحبزادے جناب محمد ضیاء صاحب کینیڈا میں مقیم ہیں۔ پچھلے سال جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد کینیڈا حاضر ہوا تو جناب محمد ضیاء نے بڑی محبت سے وفد کا تعاون کیا۔ اور دورہ کو کامیاب بنانے کیلئے اپنے گرامی قدر رفقاء سمیت بھرپور کردار ادا کیا۔ جناب ضیاء صاحب کا اصرار تھا کہ فقیر رحیم یار خان حاضری کے موقعہ پر ان کے والد چوہدری محمد شفیع صاحب کو مل کر حالات بتائے کہ ان کے صاحبزادہ صاحب امریکہ کی مسموم فضاء میں بھی اپنے ایمان واعمال کو سینے سے لگائے ہوئے اپنے والد کی نیک تربیت کا حق ادا کر رہے ہیں۔ فقیر اب ۱۲ مارچ کو ختم نبوت کانفرنس کے موقعہ پر رحیم یار خان حاضر ہوا تو مولانا حافظ محمد احمد صاحب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہمراہ ان کے ہاں حاضر ہوا تو جا کر معلوم ہوا کہ جناب چوہدری صاحب کا ۲ فروری کو انتقال ہو گیا ہے۔ یہ اچانک خبر سن کر شدید صدمہ ہوا۔ قارئین وجماعتی احباب سے درخواست ہے کہ موصوف کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعاء فرمائیں۔ دعواتِ صالحہ اور قرآن خوانی سے ایصالِ ثواب کر کے ممنونِ احسان فرمائیں۔ والسلام

طالب دعاء فقیر اللہ وسایا

خادم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دفتر مرکزیہ ملتان

مسلمانوں کی مزاحمت پر قادیانی عورت

مسلم قبرستان میں نہیں دبائی جا سکی

گوجرانوالہ (نمائندہ ختم نبوت) نواحی بستی میں گذشتہ روز مقامی مسلمانوں کا احتجاج پر قادیانی عورت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے سے روک دیا تھا۔ واقعات کے مطابق نواحی بستی محلہ کھوکھر والی میں ایک قادیانی عورت کو دفن کرنے کے لئے مسلمانوں کے قبرستان میں گورکن کی آبادی کے مسلمانوں نے زبردست مزاحمت کی۔ لہٰذا ازاں مقامی مجسٹریٹ نعیم صدیقی کی مداخلت پر قادیانی عورت کی لاش کو مسلمانوں کے قبرستان سے باہر اراضی میں دفن کر دیا گیا۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر کے قاتلوں کو عبرتناک سزا دی جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد ڈویژن کے مبلغین حضرت مولانا نذیر احمد بلوچ اور مولانا محمد رمضان آزاد نے علامہ احسان الٰہی ظہیر کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مجاہد ختم نبوت علامہ احسان الٰہی ظہیر کے جلسے میں بم پھینکنے والے مجرموں کو جلد گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں حضرت مولانا خواجہ خان محمد، مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا عبدالرؤف، مولانا نذیر احمد طوسی، مولانا قاضی محمد اللہ یار خان، مولانا حافظ عبدالواحد مولانا حافظ اللہ وسایا نے ممتاز عالم دین علامہ احسان الٰہی ظہیر کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی دینی ملی خدمات خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کو سراہا ہے۔

ان رہنماؤں نے کہا کہ کلمہ حق کی سربلندی اور قادیانیت کے خلاف تحریری وتقریری جہاد علامہ احسان الٰہی ظہیر کی زندگی کا مشن تھا۔ وہ باطل کیلئے برہنہ شمشیر تھے۔ ان کی وفات سے ملک ایک عظیم مجاہد ختم نبوت سے محروم ہو گیا ہے۔

آخر میں علامہ احسان الٰہی ظہیر کے لیے دعاء مغفرت کی گئی اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا اور علامہ احسان الٰہی ظہیر کے قاتلوں کو عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کیا

ختم نبوت اکیڈمی سرگودھا میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) شاہینوں کے شہر سرگودھا میں جہاں ایک طرف میلہ منڈی کے میدان میں فسق وفجور کی محفل گرم تھی دوسری طرف شبان ختم نبوت کے شاہین نوجوان اپنے دیرینہ مشن کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہیں اور مشن ہے تعاقب قادیانیت،

قادیانیوں نے مرزا طاہر کو قیدی بنا دیا

لندن (نمائندہ ختم نبوت) قادیانیوں کا بھگوڑا پیشوا مرزا طاہر مولانا محمد اسلم قریشی کو اپنے گرگوں کے ذریعہ اغوا کرانے کے بعد انتہائی رازداری کے ساتھ لندن بھاگ گیا۔ اس کو بھگانے میں کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کا ہاتھ تھا۔ پہلے تو وہ ملک سے نکلنے کے بعد ادھر ادھر بھٹکتا رہا اور اس خیال میں رہا کہ جب میں پاکستان چھوڑ ہی چکا ہوں تو اپنے مایوس اور بددل مریدوں کو مطمئن کرنے کیلئے کوئی کام دکھاؤں۔ پہلے یہ خبریں آتی رہیں کہ وہ اپنا دار الخلافہ بنا رہے ہیں۔ چنانچہ کچھ دنوں بعد اس نے لندن کے نزدیک ارتداد آباد المعروف اسلام آباد کے نام سے اس کی تعمیر کا اعلان کر دیا اور ساتھ ہی اپنے سادہ لوح اور بے وقوف مریدوں سے چندہ بٹورنا شروع کر دیا۔ آج کل مرزا طاہر وہیں رہتا ہے۔ لیکن اس سے ملاقات پر سخت پابندی ہے۔ اگر کوئی شخص ملاقات کیلئے جاتا ہے تو اسے براہ راست ملاقات کی اجازت نہیں ہے بلکہ مرزا طاہر کے کمرے اور ملاقاتیوں کے کمرے میں ویڈیو کیمرے نصب ہیں۔ ملاقاتی جس وقت کمرے میں داخل ہوتا ہے تو فلم چل پڑتی ہے اور مرزا طاہر اس کی تمام حرکات دیکھتا رہتا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد مرزا طاہر اسکرین پر نمودار ہو کر اسے درشن دیتے ہیں۔ سوال وجواب بھی فلم ہی کے ذریعہ ہوتے ہیں۔ مرزا طاہر ایک قیدی سے بدتر زندگی گزار رہا ہے۔ ایسا اس لیے کیا جا رہا ہے کہ کوئی شخص اسے گولی نہ مار دے۔

اس موقع پر یہاں ایک عظیم الشان کانفرنس ہوئی تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا اللہ وسایا صاحب کی آمد اور ان کا روح پرور خطاب جو مولانا اللہ وسایا نے مرزا قادیانی کی چند حماقتیں بھی ذکر کیں اور عالمی مجلس کے رہنماؤں کے کامیاب غیر ملکی دورہ کے حالات بیان کئے جس سے نوجوان نہایت ہی متاثر ہوئے اور وعدہ کیا کہ اب ہم آگے سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہر میدان میں قادیانیوں کا تعاقب کریں گے۔ صوفی جلال الدین نے بھی خطاب کیا سٹیج سیکرٹری کے فرائض جنرل سیکرٹری شبان منظور رحمان پورہ نے انجام دیئے حتیٰ کہ تقریب میں سینکڑوں نوجوانوں نے شرکت کی اور بارہ بجے شام یہ ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی کی دعا کے ساتھ کنونشن اختتام پذیر ہوا۔

بلیدہ تربت میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

بلیدہ (نمائندہ ختم نبوت) یہاں بلیدہ ضلع تربت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس انتہائی تزک اور احتشام سے منعقد ہوئی جس میں مولانا نذیر احمد تونسوی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان اور مولانا سید عبدالمجید ندیم کے علاوہ مولانا محمد الیاس خطیب تربت، مولانا مفتی احتشام الحق آسیا آبادی مولانا عبدالغفار جلیدی مولانا عبدالسلام صاحب جھگور، مولانا مولا بخش صاحب جھگور، مولانا عبدالخالق صاحب مولانا عبدالصمد صاحب جمالزئی جھگور، مولانا فخرالدین صاحب خضدار کے علاوہ متعدد علماء کرام نے ایمان افروز تقریریں کیں مولانا اسلم قریشی قتل کرنے کی واردات کا قتل کیس بند کرنے، ذکری اور قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹانے قادیانیوں کی طرح ذکریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا

بقیہ : حدیث بخاری کے

حضرت عبد اللہ بن عاص رضی کا ارشاد ہے کہ عیسیٰ ابن مریم امام مہدی کے پاس نازل ہوں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے

(الحاوی ص۶۲ ج ۲ بحوالہ نعیم بن حماد)

حضرت ابن سیرین رح (مشہور تابعی) فرماتے ہیں کہ (امام) السلام فرمائیں گے اس نماز کی اقامت تمہارے لیے ہو چکی ہے لہٰذا یہ نماز تم ہی پڑھاؤ۔ پس عیسیٰ علیہ السلام ایک شخص "مہدی" کے پیچھے نماز پڑھیں گے جو میری اولاد میں ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے نہیں تم (امت محمدیہ) میں سے بعض بعض کے امیر ہیں۔ جو اللہ کی طرف سے امت کا اعزاز ہے۔

(الحاوی للسیوطی ص۶۴ ج ۲ بحوالہ اخبار المہدی لابی نعیم)

حضرت حذیفہ بن الیمان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی مڑ کر دیکھیں گے تو عیسیٰ ابن مریم نازل ہو چکے ہوں گے۔ گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا پس مہدی علیہ السلام کہیں گے آگے آکر نماز پڑھائیے حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کہ مہدی اسی امت (محمدیہ) سے ہوں گے۔ اور یہی ہیں جو عیسیٰ ابن مریم کی امامت کریں گے۔

(الحاوی ص۶۴ ج۲ بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)

بقیہ : حج کے تقاضے کیا ہیں؟

اس سے بڑا خطرہ اور کیا ہو سکتا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی چہیتی بیوی اور اکلوتی اولاد کیلئے مول لیا کہ انہیں تنہا ایک ایسی جگہ چھوڑ دیا جہاں نہ انسان نہ کوئی اور جاندار نہ سبزہ نہ پانی نیچے تپتی زمین اور اوپر تپتا آسمان وہ نازک سی جانیں اور بس اللہ نگہبان، ایسا کیوں کیا گیا!

دین کے لئے قرآن پاک اس بارے میں حضرت ابراہیم کا قول نقل کرتا ہے ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ ترجمہ میرے مالک میں نے اپنی کچھ اولاد تیرے محترم گھر کے پاس بن کھیتی والی ایک وادی میں بسا دی ہے تاکہ اے پروردگار وہ نماز کو قائم کریں۔

بقیہ : سرور کائنات رسول کے تقاضے

حمد و ثنا کی۔

۱۰۔ قیامت کے دن تمام انبیاء میں سے میرے پیروکار زیادہ ہوں گے اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ میں (محمد ﷺ) کھٹکھٹاؤں گا۔

۱۱۔ میں (محمد ﷺ) قیامت کے دن زمین پر موجود درختوں اور پتھروں کی تعداد سے بھی زیادہ لوگوں کی شفاعت کروں گا۔

۱۲۔ میں (محمد ﷺ) قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔ کوئی فخر کی بات نہیں میرے ہاتھ میں حمد کا پرچم ہوگا کوئی فخر کی بات نہیں قیامت کے دن کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا جو میرے پرچم کے نیچے نہ ہوگا۔ اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا شخص ہوں گا اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی محترم کی شفاعت نصیب کرائے۔ آمین۔

مدرسہ دار العلوم معارف حنفیہ رجسٹرڈ مرکزی جامع مسجد مانسہرہ کے زیر اہتمام

سالانہ **ختم نبوۃ کانفرنس**

زیر سرپرستی، شیخ طریقت مرشد اللہ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

سفیر ختم نبوۃ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب ملتان

بروز جمعۃ شعبان المعظم ۱۴۰۷ھ اپریل ۱۹۸۷ء بعد نماز عشاء

جناب پروفیسر مولانا غازی احمد صاحب بوچھال کلاں، چکوال

مدرسہ دار العلوم کے زیر اہتمام حسب سابق اس سال بھی سالانہ جلسہ ہو رہا ہے جس میں خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب اپنے دست مبارک سے طلبہ میں اسناد تقسیم فرمائیں گے۔ یہ مدرسہ مجاہد ملت مولانا محمد اسحٰق صاحب مانسہروی بانی تحریک خلافت کی یادگار ہے جو حضرت شیخ الہند اسیر مالٹا حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی کے رفیق کار تھے۔ مدرسہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق ہے۔ وفاق المدارس کے نصاب تعلیم کے مطابق تدریس و تعلیم دی جاتی ہے۔ مقامی طلباء کے علاوہ تقریباً پچاس بیرونی طلباء زیر تعلیم ہیں جنکے طعام و قیام کا بندوبست مدرسہ کرتا ہے اور اس کے علاوہ طلباء کو ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ صدقات زکوٰۃ عطیات میں مدرسہ ھذا کو یاد فرمائیں۔

محمد عبد اللہ خالد خطیب مرکزی جامع مسجد و مہتمم مدرسہ دار العلوم معارف القرآن حنفیہ

معروف دینی درسگاہ

جامعۃ المنظور الاسلامیہ

عیدگاہ صدر لاہور چھاؤنی

میں

۱۵ شعبان ۱۴۰۷ھ تا ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ

دورہ تفسیر قرآن حکیم

فیوض قرآنی سے فیضیاب ہونے کے خواہشمند طلبا ۱۰ شعبان تک جامعہ کے دفتر میں اطلاع کریں طعام و قیام بذمہ جامعہ ہوگا

شیخ طریقت یادگار اسلاف

حضرۃ مولانا **محمد سیف اللہ خالد** نقشبندی مدظلہ العالی

مہتمم جامعہ ھٰذا

فخر المدرسین حضرت مولانا **گل احمد** صدر مدرس جامعۃ المنظور الاسلامیہ عیدگاہ لاہور چھاؤنی

افتتاح ۱۵ شعبان ۹ بجے صبح بدست مہمان خصوصی

امام الملوک حضرت مولانا سید **محمد عبدالقادر آزاد** خطیب بادشاہی مسجد لاہور

زیر سرپرستی یادگار اسلاف الحاج حضرت مولانا حافظ **منظور احمد** صاحب خطیب بلدیہ لاہور چھاؤنی

مختصر تعارف

وطن عزیز کے تمام شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ افراد جس بے یقینی اور مایوسی کا شکار ہیں وہ محتاج بیان نہیں اسکی واحد وجہ مغربی افکار و نظریات سے مرعوبیت اور اسلام کے اخلاقی و روحانی نظام سے ناواقفیت ہے۔ اُمت مسلمہ سے فکری اور عملی جمود کو ختم کرنے اور نسل نو کو قرآن حکیم و حدیث رسول اور جدید عصری تقاضوں کے مطابق تعلیم و تربیت کی غرض سے جامعۃ المنظور الاسلامیہ کے نام سے (قائد انقلاب) پیر طریقت مولانا محمد سیف اللہ خالد نقشبندی کے زیر اہتمام ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے جس میں میٹرک پاس طلباء کو ۶ سال میں بی اے اور فاضل درس نظامی کا کورس کرایا جائے گا۔ داخلہ محدود ہے پہلے تشریف لانے والوں کو ترجیح دی جائیگی

شعبہ نشر و اشاعت جامعۃ المنظور الاسلامیہ عیدگاہ صدر لاہور چھاؤنی ۔ فون ۳۷۵۷۸۶

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے منصوبے اور پروگرام ،

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمّد صاحب مدظلہ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کا ادارہ آنجناب کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اسلام کی دعوت وتبلیغ ، ناموسِ ختم نبوت کی پاسبانی ، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی ، باطل قوتوں کا مقابلہ ، مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے۔ قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کردیئے ہیں ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گناہ اضافہ ہوگیا ہے۔ اندرونِ وبیرون ملک مجلس کے مبلغ ، دفاتر ، مدارس ، مساجد ، ان ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کے لئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ کا ہے۔ لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون وبیرون ملک تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ ، دارالمبلغین ربوہ ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنۂ تشکیل تھے جبکہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کئے جارہے ہیں۔ اندرون وبیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے۔ اور اپنے عطیات (زکوٰۃ، صدقۂ فطر اور دیگر صدقات وعطیات وغیرہ) میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) خان محمّد

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت پاکستان
حضوری باغ روڈ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

کراچی میں الائیڈ بنک آف پاکستان کھوڑی گارڈن برانچ کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹ میں براہ براست جمع کراسکتے ہیں!